عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۹ تا ۲۵ / جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۶ تا ۱۲ / اگست ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۱۱

تعلیمِ نسواں

ایمان کی قدر و قیمت

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

سچائی کی ضرورت و اہمیت

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

بیٹھ کر اذان دینا خلاف سنت ہے:

س:...... کیا بیٹھ کر اذان دی جاسکتی ہے؟

ج:...... بیٹھ کر اذان کہنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے‘ ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔

اذان میں اضافہ:

س:...... کیا اذان کے ساتھ پہلے یا بعد میں کچھ کلمات کا اضافہ کرنے سے اذان شریعت کے مطابق ہوجاتی ہے؟

ج:...... شرعی اذان تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ اس میں مزید کلمات کا اضافہ جائز نہیں اور اضافہ کے بعد وہ شرعی اذان نہیں رہے گی بلکہ ایک نئے دین کی نئی اذان بن جائے گی۔

اذان کا صحیح تلفظ:

س:...... اذان میں لوگ ”اشہد“ میں ”ہاء“ کو ادا نہیں کرتے ”حی علی الصلوٰۃ“ میں ”ع“ کو ادا نہیں کرتے ”اشہد ان محمد رسول اللہ“ میں ”ان“ میں ”ن“ کے بعد الف کھینچتے ہیں۔ ”قد قامت الصلوٰۃ“ میں بڑا قاف کی جگہ چھوٹا کاف پڑھتے ہیں۔ یہ عام عمل ہے‘ صحیح مسئلہ کی وضاحت فرماکر ممنون فرمائیں۔

ج:...... یہ غلطیاں سنگین ہیں۔ ان کی اصلاح ہونی چاہئے۔ ”ان“ کے ساتھ الف پڑھنے سے معنی بالکل ہی بدل جاتے ہیں۔

اذان کے فوراً بعد گھر پر نماز پڑھنا:

س:...... نمازی اگر اکیلا گھر پر نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اذان ہوتے ہی نماز کا وقت ہوجاتا ہے یا نہیں؟ اذان کے کتنے وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے؟ اس طرح تو وہ نمازی مساجد میں نماز ادا ہونے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے گا۔ ایسا کوئی ضروری حکم تو نہیں ہے کہ اذان کے کچھ وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے یا کہ جیسے ہی اذان ختم ہو نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

ج:...... گھر میں اکیلے نماز پڑھنا عورتوں کے علاوہ صرف معذور لوگوں کے لئے جائز ہے۔ بغیر عذر کے مسجد کی جماعت کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ اذان وقت سے پہلے نہیں ہوئی تو گھر میں نماز پڑھنے والا اذان کے فوراً بعد نماز پڑھ سکتا ہے بلکہ اگر وقت ہوچکا ہو اور اس کو وقت ہوجانے کا پورا اطمینان ہو تو اذان سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے جبکہ اذان وقت ہونے کے کچھ دیر بعد ہوتی ہو۔

نماز فجر سرخی کے وقت پڑھنا:

س:...... نماز فجر آخیر وقت میں جبکہ اچھی طرح روشنی ہونے لگے کہ مشرق کی طرف سرخی نظر آئے‘ پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے یا ناجائز؟

ج:...... فجر کی نماز سورج نکلنے سے پہلے بلاکراہت جائز ہے مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فجر ایسے وقت پڑھنا افضل ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے ایک جماعت سنت کے مطابق اور کرائی جاسکے۔

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک نفل نماز ممنوع ہے:

س:...... نماز فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد اگر جماعت میں کچھ یا زیادہ وقت باقی ہو تو کچھ لوگ مسجد میں نوافل وغیرہ جن کی تعداد مقرر نہیں صرف وقت پورا ہونے تک ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیا فجر کی نماز کی سنت اور فرض کے درمیان دیگر نفل نمازوں کی ادائیگی کا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج:...... صبح صادق کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ اور نفل پڑھنا ممنوع ہے۔ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں مگر وہ بھی لوگوں کے سامنے نہ پڑھیں۔

نماز اشراق کا وقت کب شروع ہوتا ہے:

س:...... ہماری مسجد میں اکثر اشراق کی نماز کے وقت پر جھگڑا ہوتا ہے۔ بعض حضرات سورج نکلنے کے پانچ منٹ بعد نماز پڑھ لیتے ہیں جبکہ بعض اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پورا سورج پندرہ منٹ بعد نکلتا ہے‘ اس لئے پورے پندرہ منٹ بعد نماز کا وقت ہوتا ہے۔ آپ فرمائیں کہ اشراق کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد شروع ہوتا ہے؟ اور کب تک رہتا ہے؟

ج:...... سورج نکلنے کے بعد جب تک دھوپ زرد رہے نماز مکروہ ہے‘ اور دھوپ کی زردی کا وقت مختلف موسموں میں کم وبیش ہوسکتا ہے‘ عام موسموں میں پندرہ‘ بیس منٹ میں (زردی) ختم ہوتی ہے‘ اس لئے اتنا وقفہ ضروری ہے۔ جو لوگ پانچ منٹ بعد نماز شروع کردیتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ البتہ بعض موسموں میں دس منٹ بعد زردی ختم ہوجاتی ہے۔ پس اصل مدار زردی کے ختم ہونے پر ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

جلد: ۲۳ شمارہ: ۱۱ ۱۹تا۲۵/جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۶ تا ۱۲/اگست ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
ایمان کی قدر و قیمت	(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	6
سچائی کی ضرورت و اہمیت	(مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ)	10
خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ	(حافظ فروغ حسن)	13
تعلیم نسواں	(مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ)	18
شفقت و محبت کا مجموعہ	(مولانا محمود حسن فریدی)	21
مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں	(مولانا محمد قاسم رحمانی)	22
اخبار عالم پر ایک نظر		23

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس
35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا حکومتی منصوبہ

پاکستان میں علمائے کرام کی جانب وقتاً فوقتاً اسلامی قوانین کے سلسلہ کی کوششیں کامیابی کے مراحل طے کرتی ہیں اور قومی اسمبلی ان قوانین کی منظوری دے دیتی ہے ان قوانین میں توہین رسالت کا قانون بھی ہے جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سوسالہ جدوجہد و کوششوں سے منظور ہوا‘ جس کے مطابق توہین رسالت کے مرتکب فرد یا افراد کو سزائے موت کا سزاوار قرار دیا گیا۔ اس قانون کے نفاذ سے مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا تھا اور غیر مسلموں پر عموماً اور قادیانیوں پر خصوصی طور پر اوس پڑ گئی تھی اور انہوں نے بہت زیادہ واویلا مچانا شروع کر دیا‘ اس سلسلہ میں قادیانیوں نے امریکا اور یورپ اور برطانیہ کو بہت زیادہ خطوط وغیرہ لکھے اور ان کے سامنے رونا رویا امریکا اور برطانیہ تو پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ کسی طرح پاکستان کے مسلمانوں کی زندگی اجیرن کی جائے اور ان کو اسلام سے دور کیا جائے۔ برطانیہ نے دوسو سال کوشش کی کہ کس طرح اس خطہ سے اسلامی اثرات کو ختم کیا جائے یا اسلام کو مٹا دیا جائے مگر علمائے دیوبند کی کوششوں سے ان کی یہ کوششیں ناکام ہوئیں‘ جس کی وجہ سے علمائے کرام کی نفرت ان کے دلوں میں اور زیادہ ہوگئی اور انہوں نے اسلامی تشخص اور قوانین کو ختم کرنے کے لئے زیادہ کوششیں شروع کیں۔ اقوام متحدہ کا قیام بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اقوام متحدہ کے منشور کو اس انداز میں تیار کیا گیا جس کا تمام تر نقصان مسلمانوں کو پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک امریکا بہادر نے اقوام متحدہ کے منشور کی آڑ لے کر پاکستان کے اسلامی قوانین کے خلاف ایک مستقل محاذ کھولا ہوا ہے۔ ہر سال وہ اپنی سالانہ رپورٹ میں پاکستان کو امتیازی قوانین والا ملک قرار دیتا ہے اور مختلف انداز کی پابندیاں عائد کرتا ہے اور مثال میں قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور توہین رسالت کے قوانین پیش کرتا ہے جبکہ پاکستان کے علمائے کرام اس کی رپورٹوں کو قادیانیوں کی مکارانہ سازشیں قرار دے کر مسترد کرتے ہیں اور ان قوانین کے خلاف امریکا کی مداخلت کو پاکستان کے دینی و مذہبی معاملات میں مداخلت قرار دیتے ہیں۔

۱۱/ستمبر کے بعد حالات اور زیادہ خراب ہوئے اور امریکا نے پاکستان کے حکمرانوں کو دھمکیوں کے ذریعہ مرعوب کر کے اپنا دست نگر بنایا اور ایک طرح سے پاکستان پر عملاً حکومت شروع کر دی۔ پاکستان کے نصاب تعلیم میں تبدیلی‘ مدارس کے نظام میں مداخلت اور اسلامی قوانین کو ختم کرنے کے لئے دباؤ کا آغاز کیا۔ یہ صورت حال بہت زیادہ مخدوش تھی‘ اگرچہ حکمراں ظاہری الفاظ میں اس کی تردید کرتے تھے مگر اندرون خانہ وہ امریکی ہدایات پر عمل کر کے اپنے اقتدار کا تحفظ کرتے تھے۔ اس سلسلے میں عجیب بات یہ ہے کہ مذہبی جماعتوں کے علاوہ تمام سیاسی جماعتیں امریکا کے اس ایجنڈے پر فخر سے عمل کرتی ہیں‘ اسی بنا پر پی پی پی نے قومی اسمبلی میں حدود آرڈی نینس کے قوانین میں ترمیم کا بل پیش کیا جس کی وجہ سے متحدہ مجلس عمل اور اے آر ڈی کے درمیان خلیج پیدا ہوئی۔ بہرحال وقت کے ساتھ ساتھ یہ دباؤ بڑھتا گیا اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ امریکا نے واضح طور پر ہمارے نصاب تعلیم کی تبدیلی کے لئے

ختم نبوة

رقم فراہم کرنا شروع کر دی اسلامی قوانین کو ختم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کیا اور اس سلسلے میں سب زیادہ زور توہین رسالت قانون کو ختم کرنے کا ہے۔ حکومت نے اس دباؤ کو قبول کیا اور اس قانون میں ترمیم کرنے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجنے کا اعلان کیا جبکہ یہ قانون ترتیب ہی اسلامی نظریاتی کونسل نے دیا تھا۔ اس سے قبل اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو کر کے ایسے افراد شامل کئے گئے جو ان کی منشاء کے مطابق ان قوانین میں ترمیم کر سکیں۔ بالکل اسی طرح سود کے فیصلے کے سلسلے میں حکومت شرعی عدالت کے ساتھ یہ حشر کر چکی ہے۔ جب علمائے کرام نے فیصلہ تبدیل کرنے سے انکار کر دیا تو جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی اور دیگر علماء کو سبکدوش کر کے نئے جج متعین کر کے شرعی عدالت سے فوری طور پر سود کے حرام ہونے کے فیصلے کے خلاف ترمیم کی درخواست منظور کر لی۔ اب جو کونسل حکمرانوں کی منشاء کے مطابق تشکیل پائے گی وہ کس طرح ان کی رائے کے خلاف قانون سازی کرے گی؟ اس لئے امکان ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل حکومت کے منشاء کے مطابق توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کر دے' ہمارا پہلا بھی موقف تھا اور اب بھی ہے کہ عیسائی' یہودی یا دیگر مذاہب والے توہین رسالت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ البتہ قادیانیوں کی بنیاد ہی توہین رسالت پر قائم ہے' وہ زیادہ تر توہین رسالت کا ہی ارتکاب کرتے ہیں' اس لئے دراصل یہ قانون ہی قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ہی وضع کیا گیا ہے' اس بنا پر قانون میں ترمیم سے قادیانیوں کو فائدہ ہوگا' پھر اس قانون کے نفاذ کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ مسلمان توہین رسالت کے ارتکاب کے بعد مشتعل ہونے کے بجائے ایسے فرد کو قانون کے حوالہ کر دیتے تھے اگر اس قانون کو تبدیل کیا گیا' تو پھر مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان لڑائی کا اندیشہ شروع ہو جائے گا جو ملک کے لئے کسی طور پر مفید نہیں ہوگا۔

اس لئے ہم یہی مطالبہ کریں گے کہ اس قانون کو اسی شکل میں باقی رکھا جائے اور اس میں چھیڑ خانی سے گریز کیا جائے۔ اچانک ہی میڈیا اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ تیزی سے قانون کی تبدیلی کا شور و غوغا اس بات کا اظہار ہے کہ امریکا کی جانب سے دباؤ بہت زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن کیا ہم امریکا کے دباؤ پر اپنا دین و ایمان سب کچھ فروخت کر دیں گے؟ ایک بات حکمرانوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی یہ کوششیں ان کے لئے بہت زیادہ مہنگی ثابت ہوں گی۔ اس لئے ان کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ ترمیم و تبدیلی کا خیال دل سے نکال دیں۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوة

ایمان کی قدر وقیمت

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

ایک پیغمبر کے انتقال کے وقت کا واقعہ:

''بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے‘ جب انہوں نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔'' (البقرہ:۱۳۳)

قرآن مجید کی یہ آیت جو پہلے پارے کی آیت ہے اور اس کا ترجمہ عام طور پر قرآن مجید کے ترجمے میں موجود ہے‘ خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ مترجمین کو جزائے خیر دے (جو عربی سے ناواقف ہیں) وہ ان ترجموں کے ذریعے سے پڑھتے ہیں اور جو براہ راست عربی زبان سے واقف ہیں وہ خود ان کو پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں‘ لیکن بہت کم غور کرنے کی نوبت آئی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس اہتمام کے ساتھ‘ اگر یہ لفظ غیر شایان شان اور بے ادبی کے نہ ہوں تو میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو بیان کرنے کو کیوں ترجیح عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ جس کی شان یہ ہے کہ جو چیز بھی اس سے نسبت رکھتی ہے وہ ضروری ہے‘ معنوی ہے‘ مناسب حال ہے‘ مناسب وقت ہے اور فطرت کا تقاضا ہے‘ اس میں اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے اور بہت سے خطرات سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے‘ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص غور نہ کرے تو کہے گا کہ ایک پیغمبر کے انتقال کے وقت کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے‘ اس کی قانونی‘ علمی‘ تاریخی‘ تہذیبی اور معنوی طور پر کیا اہمیت ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ جس چیز کا انتخاب فرمائے اور اپنے اس کلام میں جس کو قیامت تک باقی رہنا ہے اور دنیا کے تمام کلمہ گو انسانوں کو ہی نہیں بلکہ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے‘ باتوفیق انسان کو پڑھنا ہے‘ بار بار پڑھنا ہے تو اللہ تعالیٰ انہی چیزوں کا ذکر فرمائے گا جن میں غور کرنے کا مواد ہے‘ غور کرنے کا سامان ہے اور جن میں ہزاروں عبرتیں اور حکمتیں ہیں‘ دنیا میں سب ہی دنیا سے جاتے ہیں‘ سب جانے والے ہیں‘ جن کی جتنی بھی زندگی ہے‘ بہر حال اسے اس دنیا کو الوداع کہنا ہے‘ پیغمبروں کے لئے بھی یہی ہے: ''وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل.'' حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام لے کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد کون ہیں؟ اللہ کے رسول ہیں ''قد خلت من قبلہ الرسل'' آپ سے پہلے جو پیغمبر تھے وہ دنیا سے چلے گئے‘ مطلب یہ ہے کہ آپ کو بھی ایک مرتبہ دنیا کو الوداع کہنا ہے اور رخصت ہونا ہے اور اس مقام قرب میں جانا ہے‘ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مقدر اور مختص فرمادیا ہے‘ اللہ کے ایک پیغمبر کے انتقال کا ایک واقعہ اس کو قیامت تک کے لئے کیوں دوام اور عمومیت بخشی جارہی ہے؟ اور اس کو قابل توجہ قرار دیا گیا ہے؟ یہ سوچنے کی بات ہے؟ مگر بہت سی چیزیں جو بہت آسان معلوم ہوتی ہیں اور ان میں کوئی ایسی عقدہ کشائی نہیں ہوتی تو ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے‘ ہم میں سے اکثر لوگوں کا معاملہ بھی یہی ہے کہ ہم نے غور نہیں کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کو کیوں بیان فرمارہا ہے؟

وصیت نامہ:

مسلمانوں کو خطاب کرکے‘ قرآن مجید کے پڑھنے والوں کو خطاب کرکے: ''کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کا آخری وقت آیا۔'' یہ قرآن مجید کا طریقہ بیان اور خاص اسلوب ہے‘ جب کسی چیز کو مستحضر کرنا اور اسے آنکھوں کے سامنے لانا چاہتا ہے تاکہ وہ مشاہدہ بن جائے تو اس طرح خطاب فرماتا ہے کہ تم اس وقت تھے جب یعقوبؑ کا آخری وقت آیا ان کا دم واپسیں تھا:

''جب کہ انہوں نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ تم مجھے بتاؤ کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟'' (البقرہ:۱۳۳)

اب یہیں سے آپ سوچئے کہ معاملہ ہے حضرت یعقوبؑ کا اور یعقوبؑ کون ہیں؟ یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیمؑ نبی کے بیٹے اور نبی کے بھتیجے

حضرت اسماعیلؑ کے بھتیجے اور حضرت اسحاقؑ کے بیٹے ہیں' یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیمؑ اور ان کے والد نبی ہیں' ان کے چچا نبی ہیں' ان کے دادا نبی ہیں اور وہ کیسے نبی ہیں؟ ابراہیم خلیل اللہ جن کو اللہ اپنا دوست کہتا ہے' ابراہیم خلیل اللہ کے پوتے ہیں' اسماعیلؑ جو سید الانبیاء سید المرسلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں' ان کے بھتیجے ہیں اور خود پیغمبر ہیں اور خود پیغمبر کے باپ بھی ہیں اور پیغمبر کی اولاد بھی ہیں' یوسف خدا کے پیغمبر ہیں' وہ ان کے صاحبزادے ہیں' کیا ماحول ہے اس گھر کا' اس کا آپ ذرا خیال کیجئے' کسی عالم کے' کسی شیخ وقت' کسی مصلح یہاں تک کہ کسی واعظ کے' کسی پڑھے لکھے مسلمان کے متعلق بھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ وہ اپنے انتقال کے وقت یہ بات پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ کا نام ان کو سکھلایا گیا ہے' کلمہ پڑھتے ہیں' اپنے کو مسلمان کہتے ہیں' سب کے نام مسلمانوں کے سے ہیں اور پھر اس میں جو لوگ بلوغ کو پہنچ گئے ہیں یا اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے توفیق دے دی ہے' گھروں کے ماحول پر دینی فضا چھائی ہوئی ہے' وہ مسجدوں میں جاتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں اور کچھ نہیں تو کم از کم اپنے ماں باپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور اپنے گھر میں اللہ اور رسول ہی کا ذکر سنتے ہیں تو ان سے اس بات کے پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ پوچھنے کی باتیں بہت ہیں اور سب جانتے ہیں' اگر دنیا میں وصیت ناموں ہی کو جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑا کتب خانہ تیار ہو جائے۔ تاریخ' ادبیات' انسانی ضروریات اور انسانی تقاضوں کا ایک بہت بڑا مرقع سامنے آ جائے' یہ کام اگر کسی کو فرصت ہو تو یہ کر سکتا ہے کہ کتابوں میں موقر طبقہ کے لوگوں کی جو وصیتیں درج ہیں' ان کو جمع کر دے' علمائے مشائخ و مصلحین اور داعیوں' والیان ریاست اور اہل حکومت کی وصیتوں کو یکجا جمع کرے تو انسانی احساسات اور انسانی عقل و دانائی کا اور اپنی اولاد سے' ورثاء سے تعلق کا ایک ایسا نقشہ سامنے آ جائے کہ اس سے نفسیات انسانی کے بڑے عجائبات کے انکشافات سامنے آ جائیں اور معلوم ہو کہ انسان میں قدر مشترک کیا ہے' ان کی وصیت اکثر نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں' لاکھوں انسانوں نے کی' یہی دیکھے گا کہ بچوں کو جمع کیا اور کہا کہ دیکھو سب سے زیادہ جو کان میں پڑی ہے اور کتابوں میں دیکھی ہوئی ہے کہ جانے والے باپ نے' صبر کرنے والے باپ نے جو دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور پابہ رکاب ہے' اس نے اپنے بچوں کو جمع کیا۔ سب شریف زادے' سب اچھے خاندان کے لوگ اور ان میں کئی پڑھے لکھے اور ان میں کئی تربیت یافتہ' ان سے عام طور پر ہم نے جو کتابوں میں دیکھا' وہ یہ کہ ان سے کہہ دو کہ بیٹو! لڑنا نہیں' اتحاد اور شرافت کے ساتھ رہنا' یا یہ ملتا ہے کہ دیکھو بیٹو' فلاں جگہ میں نے رقم دبا رکھی ہے تمہارے لئے' ابھی تک بتایا نہیں تھا' فلاں جگہ تم کھودنا تم کو وہاں خزانہ ملے گا' وہاں دفینہ ہے یا یہ کہا کہ دیکھو ہمارا اتنا قرض دوسروں پر آتا ہے' لکھ لو اس کو' فلاں فلاں آدمیوں کے ذمہ ہماری اتنی رقم ہے' اس کو وصول کر لینا اور یہ دستاویز ہے' ان کا اقرار نامہ یہ دکھانا' بہت زیادہ اگر احتیاط اور تقویٰ ہو تو یہ کہا کہ دیکھو بیٹو! میرے بچوں اور میری آنکھوں کے تارو! اور پیارو! مجھ پر' تمہارے باپ پر اتنے لوگوں کا مطالبہ ہے' قرض ہے اور اس کو بھولنا نہیں' جن کو بہت خدا کا ڈر ہے' متقی لوگ ہیں' وہ یہ کہتے ہیں' یہ کس طرح کی وصیت ہے سوچئے آپ ذرا سا اپنے ذہن کو حاضر کر کے اور اس وقت کو سامنے لا کر' یہ ہیں کون جن سے بات ہو رہی ہے؟ یہ نبی زادے ہیں' ولی زادے نہیں! ولی زادے بڑی چیز سمجھے جاتے ہیں' بزرگ زادے بڑی چیز سمجھے جاتے ہیں' عالم زادے بڑی چیز سمجھے جاتے ہیں' تو اس پر ہمارا ایمان ہونا چاہئے کہ اگر ہمارا ایمان اس پر نہیں تو ہمارا ایمان ناقص ہے کہ پیغمبر زادے ہیں' ان سے بڑھ کر اس وقت نوع انسانی میں کسی کو نہیں کہا جا سکتا ہے اور پوری روئے زمین پر ان سے بڑھ کر قابل احترام' قابل محبت اور قابل اعتماد کوئی اور انسانی مجموعہ نہیں ہو سکتا' نبی کے بیٹے' نبی کے بھتیجے' نبی کے پوتے' سب کے سب ہیں۔

اور انہوں نے اپنے گھروں میں دیکھا کیا ہے؟ اپنے گھروں میں دیکھا ہے کہ نمازیں ہو رہی ہیں' اللہ تعالیٰ کا نام لیا جا رہا ہے' ذکر ہو رہا ہے' دعاؤں میں رویا جا رہا ہے' اپنی ماؤں کو دیکھا انہوں نے' بڑے گڑگڑا گڑگڑا کر اپنے لئے' ان کے لئے دعائیں کر رہی ہیں اور ان گھروں میں خدا کے نام کے سوا کوئی نام نہیں لیا گیا' سنا ہی نہیں انہوں نے کہ دنیا میں کوئی اور بھی ہے اور اس کائنات پر اثر رکھتا ہے اور وہ نفع و ضرر کا مالک ہے اور اس سے کچھ مانگا جا سکتا ہے' کچھ اس سے امیدیں کی جا سکتی ہیں' توحید کے سوا کوئی عقیدہ' نماز' روزہ کے سوا کوئی عبادت اور اللہ کے خوف و محبت کے سوا انہوں نے کوئی عبادت سنی ہی نہیں! لیکن کیا بات ہے:

'عشق است و ہزار بدگمانی'

سارا معاملہ اہمیت کے احساس کا ہے:

جب یقین ہوتا ہے' آدمی کو اہمیت ہوتی ہے کسی چیز کی تو وہ پھر معقولات اور عقلی چیزوں اور مفروضات اور قیاسات پر عمل نہیں کرتا' یہی فرق ہے اگر آدمی بیمار ہے' واقعی بیمار ہے تو وہ ساری احتیاطیں

اٹھ جاتی ہیں' کتنا ہی وہ غیور ہو اور کتنا ہی وہ خوددار ہو' کتنا ہی وہ ضابط ہو' کتنا ہی صابر اور متحمل ہو' وہ کہہ دیتا ہے اپنے لڑکوں سے' اپنے عزیزوں سے کہ ہمیں یہ تکلیف ہے' ڈاکٹر کو بلاؤ' حکیم کو دکھاؤ' اسی طریقہ سے اگر کوئی بھوکا ہوتا ہے' واقعی اگر بھوک ہے تو پھر وہاں پر غیرت نہیں چلتی کہ ہم کس منہ سے کہیں کہ کھانا لاؤ' کھانے کا وقت ہوگیا ہے' بڑے بڑے امیرزادے اور نوابزادے اور والیان ریاست اور حکماء اور جوان سب چیزوں سے بالاتر سمجھے جاتے ہیں وہ بھی ایسے موقع پر اپنی بھوک کا احساس ظاہر کردیتے ہیں' تو سارا معاملہ اہمیت کے احساس کا ہے' تو بتائیے کہ حضرت یعقوبؑ نے یوں اپنے لڑکوں کو جمع کیا اور کیا ان سے پوچھا؟

آخری وقت اور تھوڑا ہی وقت ہے بات کرنے کا' اس کو اس دنیا سے جانے والے خود بھی سمجھتے ہیں اور وہ خدا کا پیغمبر ہوتا ہے' جس پر وحی نازل ہوتی ہے' اس کو کیوں نہ اس کا احساس ہوگا کہ بس اب چند ہی منٹ کے بعد دنیا سے رخصت ہونیوالا ہوں' ان بیٹوں' پوتوں کو بلاکر ان سے بات کرنے کی بات کیا ہوسکتی ہے؟ تو ہماری سمجھ میں تو یہی آتی ہے اور یہ ہم نے دیکھا کہ کتابوں میں وصیت ناموں میں جانے والے کے گفتگو کے ریکارڈ اگر ہوں تو ریکارڈ' ورنہ جن لوگوں نے دیکھا ہے' جن کو اتفاق ہوا ہے' سب جانتے ہیں کہ یہی کہا گیا ہے کہ دیکھو بھائی مل جل کر رہنا' صلح و آشتی کے سلیقے اور تہذیب کے ساتھ رہنا' اپنی ماں کا حق جو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں خیال رکھنا' عزیزوں کا خیال رکھنا' صلہ رحمی کا خیال رکھنا۔

ہزاروں برس' سینکڑوں برس سے یہ دور چل رہا ہے کہ ایسے موقع پر ان باتوں کا اطمینان حاصل کیا جاتا ہے لیکن کیا بات ہے؟ بات یہی ہے کہ جو دل سے لگی ہوتی ہے' جس کی اہمیت ہوتی ہے اور جس کو آدمی فیصلہ کن سمجھتا ہے' جس کو سمجھتا ہے کہ یہ چیز دائمی سعادت یا دائمی شقاوت کا سبب ہے' اس کی طرف پہلے توجہ کرتا ہے' سارا معاملہ کسی چیز کے انتخاب میں اہمیت کے احساس کا ہے۔

اپنے بچوں کے دین وایمان کی حفاظت' دین و ایمان کی معرفت اور پھر اس کی حفاظت اور پھر اس پر غیرت اور پھر اس پر زندگی گزارنے اور اس پر دنیا سے رخصت ہونے کے کام کو سب سے زیادہ اہمیت دیں' اس کے لئے اس سے بہتر واقعہ نہیں ہوسکتا جو میں نے آپ کو سنایا' یعقوبؑ نے اپنے بچوں کو ان سے پوتے بھی ہوں گے اس لئے کہ بڑی عمر میں ان کا انتقال ہوا ہوگا اور اس زمانے میں بھی لمبی عمریں ہوتی تھیں۔ گھر بھرا ہوگا' اس میں بیٹے' پوتے' نواسے بھانجے و بھتیجے ان سب کو شامل سمجھئے' عربی کا لفظ لبنیہ جو ہے ان سب پر مشتمل ہے' تو: کیا اے قرآن کے پڑھنے والو! کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کا آخری وقت آیا اور موت سامنے آکر کھڑی ہوگئی گویا بالکل دم واپسیں تھا۔

انہوں نے اپنے بچوں سے کہا: کہو بیٹو! میرے جگر کے ٹکڑو! لخت جگر! نور نظر! یہ بتاؤ' ایک بات میں سننا چاہتا ہوں' کوئی بات قرآن میں اس کے علاوہ کہی نہیں گئی اور ان کی تاریخ میں اور سیرت میں بھی نہیں ملے گی اور صحف سماوی میں بھی نہیں ملے گی کہ انہوں نے اس وقت جب بالکل یہ سمجھے کہ چند سانسوں کا معاملہ تھا' کتنی سانسیں اور باقی ہیں: ''تم میرے بعد عبادت کس کی کروگے؟ سر کس کے سامنے جھکاؤ گے۔''

میں آپ سے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ گویا بالکل دیکھ رہا ہوں اور سن رہا ہوں کہ دنیا میں یہ بات کوئی شخص بھی نہیں کہے گا اور یعقوب نے یہ بات کہی تو قرآن مجید نے اس کا ذکر کیا تو اس میں بڑی حکمتیں ہیں' اس کے جواب میں پہلے انہوں نے یہ کہا ہوگا لیکن غیرت توحید نے اور نبوت کے شرف اور اعزاز نے اس کی وجہ سے اس کا تحمل نہیں تھا کہ کوئی بیچ میں بات در آتی' اللہ تعالیٰ نے فوراً ان کا جواب نقل کردیا' یعنی خدا کی خودی سے جو توحید کی وحدانیت ہے اس نے گوارا نہیں کیا کہ ان کے سوال ان کے جواب کے درمیان کوئی اور بات آجائے مگر میں قیاساً کہتا ہوں کہ بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہوگا کہ ابا جان' دادا جان' نانا جان! یہ بھی پوچھنے کی بات ہے' آپ نے ہمیں سکھایا گیا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کیا اور اس گھر میں ہوتا گیا ہے اور ہم کس کی اولاد ہیں' ہماری رگوں میں کس کا خون ہے' ارے ہم سے آپ پوچھ رہے ہیں' یہ تو کہیں کافر قبیلے سے پوچھا جائے اور ہم کون ہیں' ہم آپ کے پروردہ' آپ ہی کے جگر کے ٹکڑے' آپ ہی کے جسموں کے ٹکڑے ہیں اور ہمارے متعلق تصور ہی نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی غیرت توحید نے اتنا فصل بھی گوارا نہ کیا ان سوال و جواب کے درمیان بلکہ فوراً نقل کردیا: آپ کے معبود اور آپ کے باپ' دادا کے معبود کی۔

یہی ہر مسلمان کی شان ہونی چاہئے:

انہوں نے کہا کہ ابا جان' دادا جان' نانا جان! یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے' یہ بھی کوئی ڈرانے کی بات ہے' ہماری رگوں میں ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب علیہم السلام کا خون ہے' آپ نے ہمیں شرک سے نفرت دلائی' کفر سے نفرت دلائی' ہم مرجانا گوارا کریں گے' لیکن کفر وشرک میں مبتلا ہونا پسند نہیں کریں گے' آپ اطمینان سے دنیا سے جائیے' ہم آپ کے معبود کی پرستش کریں گے۔ آپ کے بزرگوں' آپ کے پرکھوں' آپ کے باپ' چچا' دادا کے معبود (اللہ) کی ہم پرستش کریں گے' ہم سب اس

کے فرمانبردار ہیں' تب ان کو اطمینان ہوا۔

یہی ہر مسلمان کی شان ہونی چاہئے' اپنے متعلق بھی ہمیشہ ڈرتا رہے' اپنے ایمان کی خیر مناتا رہے' اسی لئے دعا کرتا رہے کہ ہمارا ایمان سلامت رہے' ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو اور اپنی اولاد کے متعلق بھی اطمینان حاصل کرلے کہ یہ ہماری زندگی میں بھی اور ہمارے بعد بھی اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کے آستانہ پر سر نہیں جھکائے گی' یہ اطمینان' یہ گارنٹی سب سے زیادہ ضروری ہے' یہ گارنٹی آدمی کو حاصل کرلینی چاہئے' ایمان کے ساتھ کفر اور کفر کی چیزوں سے نفرت بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقدم رکھتا ہے کہ جو سرکش شیطان کا انکار کرے گا اور اس کو ٹھکرا دے گا' ریجیکٹ کردے گا اور اللہ پر ایمان لائے گا تو اس نے اللہ کے کڑے کو مضبوط پکڑ لیا تو "فمن یکفر بالطاغوت" بھی ضروری ہے اور "لا الٰہ الا اللہ" میں نفی پہلے ہے' اثبات بعد میں ہے' نہیں ہے کوئی معبود' نہیں ہے جو پورے طور پر محبوب بنایا جائے' مقصود بنایا جائے' مطلوب بنایا جائے' معبود بنایا جائے "الا اللہ" (سوائے اللہ کے) پہلے نفی ہے' پھر اثبات ہے' ایسے ہی نفی و اثبات پر ہم کو بھی قائم رہنا چاہئے۔

یہ ہے مسلمانوں کے ذہنوں کو ڈھالنے والا سانچہ' ایمان کی قیمت پہچاننے کا امتحان و معیار' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس واقعہ کا ذکر کرکے اس کو قیامت تک کے لئے محفوظ کردیا کہ ہر نسل کا مسلمان بلکہ ہر نسل کا انسان پڑھے اور اس سے سبق لے' اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو بیان کرکے تاریخ نہیں بنائی ہے قرآن تاریخ کی کتاب نہیں ہے' تاریخ ہے لیکن وہ تاریخ کے لئے نہیں' یہاں پر ہمیں بتایا کہ اس طرح مسلمان کے ذہن کو کام کرنا چاہئے۔

☆☆..........☆☆

مرزائیوں سے اعلان لاتعلقی

منکہ مسمی کلیم اللہ ولد عبدالرزاق سکنہ جنجو شریف ضلع بھکر اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی حیثیت میں کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا' جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا تشریعی' غیر تشریعی' ظلی نبی وغیرہ کا عقیدہ رکھتا ہے وہ زندیق' کافر و مرتد ہے' میرے مرزائیوں سے تعلقات تھے جس سے میرے خاندان اور علاقہ کے لوگوں کو تشویش ہوئی' لہٰذا آج بروز بدھ بتاریخ ۸/ جولائی ۲۰۰۴ء متعدد مسلمان بزرگوں کی موجودگی میں' میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں اور تحریر کردیتا ہوں کہ مرزائیوں کو میں ختم نبوت کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر و مرتد سمجھتا ہوں اور آئندہ کے لئے بھی عہد کرتا ہوں کہ ان سے تعلقات نہیں رکھوں گا۔

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

ختم نبوۃ

سچائی کی ضرورت واہمیت

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

دین اسلام میں صدق یعنی سچائی کی بہت بڑی اہمیت ہے۔سورۂ زمر میں ارشاد ہے:

''اور جو شخص سچ لے کر آیا اور سچ کی تصدیق کی یہ لوگ متقی ہیں۔''

اس آیت میں سچائی اختیار کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے اور انہیں صفت تقویٰ سے متصف بتایا ہے۔سورۂ حجرات میں فرمایا ہے:

''بلاشبہ مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ پر' اس کے رسول پر ایمان لائے' پھر انہوں نے شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔یہ وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔''

اس میں یہ بتایا کہ ایمان میں سچائی ہونا لازم ہے۔اگر دین کی کسی بات کو نہ مانا یا عقائد دینیہ کے کسی عقیدے میں شک کیا تو وہ لوگوں کے سامنے بظاہر مسلمان ہونے کا دعویٰ کردے گا' لیکن ایمان میں شک ہونے کی وجہ سے اللہ کے ہاں مومن نہ ہوگا بلکہ منافق ہوگا' کیونکہ اس کے ایمان میں سچائی نہیں ہے' پھر عملی طور پر بھی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرکے دکھانا لازم ہے۔اللہ کی راہ میں مالوں سے' جانوں سے جہاد کریں اور یہ سب کچھ دل کی گہرائی سے پوری سچائی کے ساتھ ہو۔اللہ کی خوشنودی کے لئے نہ جان کی پروا ہو' نہ مال خرچ ہونے سے نفس میں کوئی ہچکچاہٹ اور چبھن محسوس ہوتی ہو۔

جو بھی عمل کریں اس میں نیت کی سچائی ہو یعنی صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت ہو' بندوں کو معتقد بنانا' ان سے تعریف کروانا' اعمال صالحہ کے ذریعے دنیا طلب کرنا اور مال حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔جیسی عبادت مخلوق کے سامنے کرے (جو خالص اللہ کے لئے ہو) ایسی ہی عبادت تنہائی میں کرے۔ایسا نہ کرے کہ لوگوں کے سامنے لمبی اور اچھی نماز پڑھے اور تنہائی میں نماز پڑھے تو جلدی جلدی نمٹا دے' نہ رکوع سجدہ ٹھیک ہو' نہ تلاوت صحیح ہو' نہ خشوع وخضوع ہو۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جب بندہ ظاہر میں نماز پڑھتا ہے اور اچھی نماز پڑھتا ہے اور پھر علیحدہ تنہائی میں نماز پڑھتا ہے تب بھی اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ھذا عبدی حقا'' (کہ سچ مچ یہ میرا بندہ ہے)۔ (رواہ ابن ماجہ کمافی المشکوٰۃ)

حضرت شیخ سعدیؒ نے گلستان میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک صاحب جو بزرگ سمجھے جاتے تھے اپنے ایک لڑکے کے ساتھ بادشاہ کے ہاں مہمان ہوئے۔وہاں انہوں نے نماز لمبی پڑھی اور کھانا کم کھایا' جب واپس گھر آئے تو اہل خانہ سے کھانا طلب کیا۔لڑکے نے کہا کہ ابا جان نماز بھی دوبارہ پڑھئے کیونکہ جیسے وہاں کھانا کم کھانا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھا' ایسے ہی لمبی نماز بھی اللہ کے لئے نہ تھی۔

جب بندہ کہتا ہے کہ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' کے الفاظ زبان سے ادا کرتا ہے تو اسے ظاہر اور باطن سے اللہ ہی کا بندہ بننا لازم ہے۔زبان سے اللہ کا بندہ ہونے کا دعویٰ اور عملی طور پر دنیا کا بندہ' خواہشوں کا بندہ' دینار اور درہم کا بندہ' یہ شان عبدیت کو زیب نہیں دیتا۔دعوائے بندگی میں سچا ہونا لازم ہے۔

جب دعا کرے تو دعا میں بھی سچائی ہونی چاہئے' یعنی جب یوں کہے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں تو پوری طرح متوجہ ہوکر حقیقی سائل بن کر سوال کرے۔زبان سے دعا کے الفاظ جاری ہیں لیکن دل غافل ہے اور یہ بھی پتا نہیں کہ کیا مانگ رہا ہوں؟ یہ سچ اور سچائی کے خلاف ہے' جب اللہ سے مغفرت کی دعا مانگے تو سچے دل سے حضور قلب کے ساتھ مغفرت طلب کرے' ایسا نہ ہو کہ زبان سے تو یوں کہہ رہا ہو کہ میں مغفرت چاہتا ہوں' لیکن دل کہیں اور لگا ہوا ہو' یہ صدق اور سچائی کے خلاف ہے۔اسی لئے حضرت رابعہ بصریہؒ نے فرمایا کہ ''استغفار نایحتاج الی استغفار

ختم نبوۃ

کثیر" کہ ہمارا استغفار کرنا بھی صحیح استغفار نہیں ہے'اس کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔

اگر قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے اور سچی قسم کھائے' آئندہ کسی عمل کے کرنے پر قسم کھائے تو قسم کو پورا کرے (بشرطیکہ گناہ کرنے کی قسم نہ کھائی ہو)'اسی طرح سے اگر کوئی نذر مانے تو وہ بھی پورا کرے (شرط اس میں بھی وہی ہے کہ گناہ کی نذر نہ ہو)' جب کسی نیک کام کرنے کا ارادہ اور وعدہ کرے تو سچا کر دکھائے۔ حضرت انسؓ کے چچا انس بن نضرؓ غزوۂ بدر میں شریک ہونے سے رہ گئے تھے۔ اس کا بہت رنج ہوا' کہنے لگے کہ افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار مشرکین سے جنگ کی اور میں اس میں شریک نہ ہوا' اگر اللہ نے مجھے مشرکین سے قتال کرنے کا موقع دیا تو میں جان جوکھوں میں ڈال کر دکھا دوں گا' آئندہ سال جب غزوۂ احد پیش آیا اور اس میں مسلمان بظاہر شکست کھا گئے تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ! میں مشرکین کے عمل سے برأت ظاہر کرتا ہوں اور یہ جو مسلمانوں نے شکست کھائی ان کی طرف سے معذرت پیش کرتا ہوں' اس کے بعد انہوں نے کہا کہ مجھے احد سے پرے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے' یہ کہا اور مشرکین سے بھڑ گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ شہادت کے بعد دیکھا گیا تو ان کے جسم پر تلواروں اور نیزوں کے ۸۰ سے کچھ اوپر زخم تھے۔ اللہ تعالیٰ شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"مومنین میں سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنا عہد پورا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔"

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سمجھتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد سے فارغ ہوئے تو حضرت مصعب بن عمیرؓ پر آپ کا گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ سلم نے ان کو مقتول پڑا ہوا دیکھا اور آیت "رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ" تلاوت فرمائی۔

سچ اور جھوٹ اقوال پر منحصر نہیں۔ اعمال' احوال' لباس' دعاوی اور عزائم ان سب میں سچ اور جھوٹ کی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر مومن بندہ اپنی نگرانی کرے اور سچ ہی کو اختیار کرے اور ہر طرح کے جھوٹ سے بچے۔

جو شخص عالم نہ ہو' طرز گفتگو سے ظاہر نہ کرے کہ میں عالم ہوں' اگر کوئی شخص عالم بھی ہو اور مسئلہ معلوم نہ ہو تو اٹکل سے مسئلہ نہ بتائے کیونکہ اس میں اس کا دعویٰ ہے کہ میں جانتا ہوں اور یہ دعویٰ جھوٹا ہے' پھر اٹکل سے بتانے میں غلطی ہو جاتی ہے' اس میں اپنا بھی نقصان ہے اور سوال کرنے والے کو بھی دھوکا دینا ہے اور گمراہ کرنا ہے۔

اگر کسی کے پاس مال یا علم و عمل کا کمال نہ ہو تو اپنی حقیقی حالت کے خلاف ظاہر نہ کرے' کیونکہ یہ صدق و سچائی کے خلاف ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے' اگر میں جھوٹ موٹ (اسے جلانے کے لئے) یوں کہہ دوں کہ شوہر نے مجھے یہ یہ کچھ دیا ہے اور حقیقت میں نہ دیا ہو تو کیا اس میں کچھ گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹ موٹ یہ ظاہر کیا کہ مجھے یہ چیز دی گئی ہے حالانکہ وہ اسے نہیں دی گئی' اس کی ایسی مثال ہے جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہن لئے یعنی سر سے پاؤں تک وہ جھوٹا ہی جھوٹا ہو گیا۔ اس حدیث کا مفہوم بہت عام ہے' ہر قسم کے جھوٹے دعویداروں کو شامل ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی جانوں کی طرف سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: "(۱) جب بولو تو سچ بولو' (۲) وعدوں کو پورا کرو' (۳) جو امانتیں تمہارے پاس رکھی جائیں انہیں ادا کرو' (۴) اپنی شرم کی جگہوں کی حفاظت کرو' (۵) اپنی نظر کو نیچا کرو' (۶) اپنے ہاتھوں کو (ظلم اور زیادتی سے) بچائے رکھو۔" (مشکوٰۃ)

عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے' میری والدہ نے کہا: آ میں تجھے دے رہی ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے کھجور دینے کا ارادہ کیا تھا' آپؐ نے فرمایا: اگر تو اسے کچھ بھی نہ دیتی تو تیرے اعمال نامے میں ایک جھوٹ لکھا جاتا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور انسان برابر سچ اختیار کرتا ہے اور سچ ہی پر عمل کرنے کی فکر کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے' اور ایک آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جھوٹ کو اختیار کرتا ہے اور جھوٹ ہی کے لئے فکرمند رہتا ہے یہاں تک

کہ اللہ کے نزدیک کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تیرے اندر چار خصلتیں ہوں تو ساری دنیا بھی تجھ سے جاتی رہے تو کوئی ڈر نہیں: (۱) امانت کی حفاظت' (۲) بات کی سچائی' (۳) اخلاق کی خوبی' (۴) لقمہ کی پاکیزگی۔ (مشکوٰۃ)

صادقین اور صالحین کی مصاحبت کی بھی ضرورت ہے' اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے صادقین اور صالحین کی مصاحبت کی فکر کیجئے' ان کے ساتھ رہیئے اور ان کی کتابیں پڑھئے' کتاب بھی بہترین ساتھی ہے مگر کتاب معتبر ہو' اچھائی سکھاتی ہو اور معتبر علماء کی لکھی ہوئی' سورۂ توبہ میں فرمایا:

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

حضرات مفسرین کرام نے اس کا ایک معنی تو یہ لکھا ہے کہ جو سچے لوگ ہیں ان ہی کی طرح ہو جاؤ' یعنی ایمان اور اعمال و اقوال میں صدق کو اختیار کرو اور صادقین کی راہ پر چلو اور دوسرا معنی یہ ہے جو ظاہری الفاظ سے متبادر ہو رہا ہے' وہ یہ ہے کہ صادقین کی صحبت اختیار کرو۔

جو اچھوں کی صحبت اٹھائے گا' اس میں خوبی پیدا ہوگی اور جو بروں کی صحبت میں رہے گا' اس میں برائیاں آتی چلی جائیں گی اور اس کا نفس انہی برائیوں سے مانوس ہو جائے گا' اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف مومن کی صحبت اختیار کرو اور تیرا کھانا (یعنی طعام ضیافت) متقی کے سوا کوئی نہ کھائے۔ (ترمذی)

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی قادیانی طالبہ نے اسلام قبول کرلیا

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں زیر تعلیم بی ایس سی اکنامکس کی طالبہ سلمٰی نزہت نے قادیانیت سے تائب ہو کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے سیکریٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا' اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ انگریزی سازشوں کو عملی شکل دینے والا گروہ ہے' انہوں نے تمام قادیانیوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیت سے تائب ہو کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام بن جائیں کیونکہ دونوں جہانوں میں کامیابی اسلام سے وابستہ ہونے میں ہے' انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے مجھے جان سے مارنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں مگر یہ دھمکیاں مجھے حق کے راستہ سے نہیں ہٹا سکتیں' میں پوری کوشش کروں گی کہ نوجوان قادیانی لڑکیوں کو دعوت اسلام دے کر ان کو بھی اسلام میں داخل کروں۔

HB®
TRUSTABLE MARK
Hameed® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

حافظ افروغ حسن

''وہ شہر جہاں ایسی جرأت اور زبردستی کی جاتی ہے وہ کیسے آباد رہ سکتا ہے' تعجب نہیں کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج جائے' مجھے ڈر ہے کہ شہر کے علماء کی بد عقیدگی کی نحوست سے آسمان سے بلا' وباء اور قحط نہ برسے۔''

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ایک مرد درویش نے احادیث رسول کی بے حرمتی پر جب یہ الفاظ کہے تھے' اس کے ٹھیک چھ سال بعد محمد تغلق نے دہلی کو خالی کردینے اور دارالحکومت کو دولت آباد منتقل کردینے کا فرمان جاری کردیا' اور اس معاملے میں اس نے ایسی ضد اور عجلت سے کام لیا کہ حقیقت میں دہلی شہر کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور وہ آباد اور پررونق شہر جہاں پہلے رہنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی' ایسا ویران ہوا کہ وہاں جنگلی جانوروں اور درندوں کے سوا کسی کی صورت دکھائی نہ دیتی تھی۔

یہ الفاظ اس مرد مومن کے تھے جو بعض علماء سوء کی طرف سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ان کو احکام شرعیہ میں سند اور حجت نہ ماننے پر مضطرب اور بے چین ہوگیا تھا' جس کا اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا روح پرور ایمانی جذبہ اور نصرت سنت کا داعیہ غیظ وغضب اور قہر و جلال کی صورت اختیار کرگیا تھا' آخر کیوں نہ ہو؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سچا خادم اور امتی اپنے آقا و مولا کے ارشادات اور فرمودات کی تذلیل کیسے برداشت کرسکتا ہے جب کہ یہ جرأت و بے باکی جاہلوں اور نادانوں کی طرف سے نہیں بلکہ بعض نام نہاد صاحبان قبا و عبا کی طرف سے ہوئی ہو۔

یہ کلمات جو بعد میں ایک بڑی حقیقت کا روپ دھار کر تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لئے مرتسم ہوگئے' سلطان الہند حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے بے ساختہ ادا ہوئے تھے۔

ایام طفولیت:

سیر الاولیاء کے مصنف کی تحقیق کے مطابق آپ ۶۳۶ھ میں شہر بدایوں میں پیدا ہوئے۔ بدایوں علاقہ روہیل کھنڈ میں سادات عظام اور مشائخ کرام کا پرانا مسکن تھا۔ آپ کا خاندان حسینی سادات سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی آپ پانچ سال ہی کے تھے کہ شفقت پدری سے محروم ہوگئے مگر آپ کی والدہ محترمہ نے جو ایک یکتائے روزگار عابدہ' زاہدہ اور صالحہ خاتون تھیں' آپ کی پرورش اور تعلیم وتربیت کا اہتمام پورے عزم و ہمت اور خلوص و ایثار سے کیا۔

طالب علمی کا خاص امتیاز:

طالب علمی کے زمانے میں آپ نے اپنی خداداد ذہانت اور محنت شاقہ کی بدولت طلباء کے حلقوں میں ایک ایسا امتیاز اور تفوق حاصل کرلیا کہ آپ اپنے اساتذہ کے محبوب اور منظور نظر بن گئے' وہ اپنے ہونہار اور ذہین طالب علم کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرنے میں خاص فرحت و انبساط محسوس کرتے تھے' بحث مباحثہ کی محفلوں میں آپ کی قوت استدلال' قادرالکلامی اور نکتہ سنجی کا یہ عالم تھا کہ بحث میں حصہ لینے والے طلبہ لاجواب ہوجاتے اور ان کے دلوں میں آپ کی علمی وجاہت اور ذہنی ذکاوت کا سکہ بیٹھ جاتا' اسی لئے آپ کے ساتھی آپ کو مولانا نظام بحاث اور نظام الدین محفل شکن کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

آپ اپنے ساتھی طلبہ سے کہا کرتے تھے:

''میں تمہارے درمیان ہمیشہ نہیں رہوں گا' میں کچھ روز ہی تمہارے یہاں مہمان ہوں۔''

بابا فرید گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضری:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی یہ خلش اور دل کی مراد حاصل کرنے کی جستجو شدت اختیار کرتی چلی گئی' بدایوں کے قیام کے دوران ہی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج

شکرؒ کے حالات' ان کے روحانی فیوض اور اخلاق کمالات کا تذکرہ سن کر آپ کے دل میں ان کے ساتھ ایک گونہ وابستگی' محبت' عقیدت اور دلبستگی کا تعلق پیدا ہوگیا تھا۔ قیام دہلی میں یہ شوق اور تیز ہوگیا۔ چنانچہ اپنے محبوب ومطلوب کی خدمت میں باریابی کے لئے آپ پاکپتن روانہ ہوگئے۔ اس زمانے میں پاکپتن ''اجودھن'' کے نام سے مشہور تھا۔

مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت:

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ جس ارادے سے بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے' اس کی تکمیل کرتے ہوئے بابا صاحب سے بیعت ہوگئے۔ دونوں کے مابین قلبی تعلق اور کشش تو پہلے ہی پیدا ہوچکی تھی۔ مرشد کامل نے اپنے ہونہار اور مستعد طالب کی تربیت اور باطنی اور روحانی تزکیہ کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی' درس وتدریس' ریاضت ومجاہدہ اور ذکر ومراقبے کے ذریعے ان کی روحانی وملکوتی قوتوں اور صلاحیتوں کو جلا بخشی' ظاہری علوم اور باطنی حقائق و معارف سے مالا مال کیا اور اللہ کی محبت کا وہ منور فانوس ان کے دل میں روشن کیا جس کے بعد دنیا اور اس کے مال ومتاع کی اہمیت ووقعت پرکاہ کے برابر بھی نہ رہی۔

منصب خلافت پر سرفرازی:

مرشد کامل نے حضرت خواجہ کی تربیت و تزکیہ کے بعد انہیں خلافت سے مشرف فرمایا۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد آپ کی طلبی ہوئی۔ شیخ نے قرآن مجید کے حفظ کرنے کی خاص تاکید فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا:

''خدا نے تم کو دین ودنیا دی۔''

اس کے بعد دہلی کی طرف جانے کا حکم دیا اور کہا:

''جا ہندوستان کا ملک فتح کر۔''

خواجہ صاحب کو رخصت کرتے وقت شیخ نے مزید ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

''دہلی جاؤ تو مجاہدے میں مشغول رہنا' نفلی نماز اور روزوں سے شغف رکھنا' تم ایک سایہ دار درخت ہوگے جس کے سائے میں اللہ کی مخلوق آرام پائے گی۔''

دہلی میں تشریف آوری:

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اپنے مرشدو مربی سے رخصت ہوکر دہلی تشریف لائے' شیخ کے حکم کے مطابق آپ کی ذمہ داری ہندوستان کی روحانی تسخیر' خلق خدا کی تربیت و ہدایت' دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور انسانی معاشرے کی تطہیر واصلاح تھی اور مشیت ایزدی اس عظیم مہم کو سر کرنے کا کام ایک فقیر بے نوا سے لینے کا فیصلہ کرچکی تھی۔ یہاں کی حکومت ایسی ترکی النسل قیادت کے ہاتھ میں تھی جنہیں جہانبانی اور فرمانروائی کا سلیقہ بھی تھا اور تاتاریوں کے سیلاب کو روکنے کا حوصلہ بھی' وہ اپنے جوش ایمانی' فوجی طاقت وقوت اور بہادری و شجاعت کی وجہ سے تاتاریوں سے فائق تھے۔ تاتاری اور مغل بار بار حملے کرتے اور پسپا ہوتے رہے۔

اس وقت کا ہندوستان پورے عالم اسلام میں ایک دارالامن تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے اسلامی ملکوں سے شرفاء' فضلا اور علماء کے خاندان کے خاندان جنہیں اپنی عزت اور اپنا امان عزیز تھا' امن وسلامتی کی تلاش میں اس نئے دارالسلام میں ہجرت کرکے آئے اور یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ یوں دہلی جو ہندوستان کا دارالحکومت تھا' نامور اور یگانہ روزگار اہل علم ودانش کا مرکز ومسکن بن گیا' علوم و فنون' درس وتدریس کی روشنی سے صرف دہلی ہی نہیں بلکہ ملک کے دور دراز کے شہر اور علاقے بھی جگمگا اٹھے تھے۔ مرکزی حکومت کے استحکام سے ملک میں امن وامان قائم تھا۔ زراعت' صنعت و حرفت اور تجارت میں ترقی اور کشادگی کی راہیں کھل گئی تھیں' فتوحات کے سلسلے جاری تھے' یہی وجہ ہے کہ اس وقت کے شہر دہلی میں مادی ساز وسامان' دنیاوی مال ومتاع اور اسباب معیشت کی فراوانی اور خوب ارزانی تھی اور یہ شہر پورے عالم اسلام کا فوجی' سیاسی' علمی اور روحانی مرکز تھا۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی معاشرے میں ساز وسامان اور مال ودولت کی فراوانی ہوتی ہے تو خدا سے بے تعلقی' دنیا سے رغبت اور اخلاقی مفاسد کی وبائیں اور بلائیں حملہ آور ہونے لگتی ہیں۔ انہی حالات کے پیش نظر مرشد کامل بابا فریدالدینؒ نے اپنے محبوب ترین اور لائق ترین شاگرد اور مرید کو عوام کے ذہنوں اور دلوں کو یاد الٰہی کے نور سے منور کرنے کا کام پر دہلی میں مامور فرمایا۔

مسند ارشاد پر:

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اپنے مرشد کی ہدایت کے مطابق دہلی تشریف لائے۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۲۵ سال تھی' یہاں آکر ابتلا و تربیت کا وہ دور شروع ہوا جو ان لوگوں کو عام طور پر پیش آیا کرتا ہے جو بعد میں مرجع خلائق اور سرچشمہ فیض وہدایت بنتے ہیں۔ چونکہ آپ پانچ سال کی عمر میں یتیم ہوگئے تھے' باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے کی وجہ سے تنگدستی اور عسرت لازمی بات تھی' لیکن آپ اس فقر وتنگدستی میں بھی ایک عجیب

روحانی لذت محسوس کرتے تھے۔ خواجہ صاحبؒ خود فرماتے ہیں:

''والدہ کا معمول تھا کہ جس روز ہمارے گھر کچھ پکانے کو نہ ہوتا تو فرماتیں کہ آج ہم سب خدا کے مہمان ہیں' مجھے سن کر بڑا لطف آتا۔''

حصول علم کے لئے آپ اپنی والدہ اور ہمشیرہ کو ساتھ لے کر دہلی آ گئے لیکن فقر و فاقہ اور عسرت کا وہی حال رہا' شہر میں ارزانی اور فراوانی کے باوجود کئی کئی وقت کے فاقے کی نوبت آ جاتی۔

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ بابا فرید الدین گنج شکرؒ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد ان کے حکم کے مطابق جب دہلی واپس آئے تو فقر و ابتلاء اور عسرت و تنگدستی کا وہی سلسلہ جاری رہا' چنانچہ خود فرماتے ہیں:

''میرے پاس ایک دانگ (پیسہ) بھی نہ ہوتا تھا کہ اس سے روٹیاں خرید کر خود کھاؤں اور والدہ' ہمشیرہ اور گھر کے لوگوں کو کھلاؤں جو میری کفالت میں تھے۔ خربوزے کی ارزانی اور فراوانی کے باوجود پوری فصل گزر جاتی اور خربوزہ چکھنا نصیب نہ ہوتا' لیکن اپنے اس حال میں خوش رہتا' آرزو کرتا کہ جتنی فصل باقی ہے وہ گزر جائے اور میں اسی میں رہوں۔''

دہلی میں قیام کے لئے آپ کے پاس کوئی مستقل ٹھکانا نہ تھا' چند برسوں بعد آپ نے ایک اشارہ غیبی سے متاثر ہو کر دہلی کی ایک نواحی بستی غیاث پورہ میں سکونت اختیار کر لی' یہ بستی بعد میں بستی نظام الدین کے نام سے مشہور ہوئی۔

مسلسل عسرت و تنگدستی اور فقر و بے سروسامانی سے آپ کی ذات میں تعلق باللہ' صبر و قناعت اور ناداروں بے نواؤں کے ساتھ محبت و شفقت کی وہ بے پناہ خوبیاں پیدا ہوئیں جو آپ کے انتہائی کٹھن اور جان گسل دعوت ہدایت کے عمل میں مددگار ثابت ہوئیں' آپ کے توکل علی اللہ کا یہ مقام تھا کہ ان پریشانیوں اور مصائب کے عالم میں بھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا تو درکنار کسی کے سامنے اس کا ذکر کرنا بھی گوارا نہ تھا' ایسے بلند ہمت اور اولوالعزم انسان ہی عوام کے دلوں میں محبت و ہمدردی' خدا خوفی اور خدا ترسی کے چراغ روشن کر سکتے ہیں۔

رجوع عام کا دور:

جب اس مرد درویش نے ہر پریشانی اور مصیبت میں بے پناہ ثابت قدمی کا ثبوت دے دیا تو جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر آزمائش و ابتلاء کے امتحان میں کامیاب ہونے پر امامت انسانیت کے مقدس و معزز منصب پر فائز کئے گئے' اسی طرح حضرت خواجہ کے لئے بھی آسائش کی راہیں وا کر دی گئیں اور آپ کی ذات بابرکت مرجع خلائق بن گئی۔ خلق خدا روحانی' علمی اور اخلاقی فیوض حاصل کرنے کے لئے آپ کی خانقاہ میں حاضری دینے لگی۔ رجوع عام کا یہ عالم ہوا کہ اس کے سامنے سلاطین دہلی کے درباروں کی عظمت بھی ماند پڑ گئی۔

جب آسانی کا دور شروع ہوا تو اشیائے خورد ونوش' مال و دولت اور نقد و سامان کے ڈھیر آپ کے قدموں میں لگنے لگے' خیر المجالس میں خواجہ صاحبؒ کے خلیفہ مولانا نصیر الدین دہلویؒ اس نئی صورتحال کو اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''فتوحات کا یہ حال تھا کہ دروازے کے سامنے دولت کا دریا بہتا تھا' کوئی دن فتوحات سے خالی نہ ہوا' صبح سے شام بلکہ عشاء تک لوگ آتے مگر لینے والے لانے والوں سے زیادہ ہوتے اور جو کوئی کچھ لاتا اس سے زیادہ حضرت کی عنایت سے پاتا۔''

کسی بدخواہ نے سلطان قطب الدین کو یہ کہہ کر بھڑکا دیا کہ خواجہ صاحب آپ کی فتوحات اور نذر تو قبول نہیں کرتے لیکن آپ کے امراء اور اہل دربار کی فتوحات قبول کر لیتے ہیں' آخر کار وہ بھی تو آپ ہی کے ہاں سے لے جاتے ہیں۔ سلطان نے فرمان جاری کر دیا کہ کوئی امیر یا سردار خواجہ کے پاس نہ جائے' دیکھیں وہ اب کس طرح اتنے بڑے پیمانے پر لوگوں کی دعوت کرتے ہیں۔ سلطان نے جاسوس مقرر کر دیئے کہ اگر درباریوں میں سے کوئی خواجہ صاحب کی خانقاہ میں جائے تو اس کی اطلاع دی جائے' خواجہ صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا: ''آج سے زیادہ کھانا پکایا جائے۔'' ایک مدت کے بعد سلطان قطب الدین نے لوگوں سے پوچھا کہ خواجہ صاحب کی خانقاہ کا اب کیا حال ہے؟ انہوں نے بتایا کہ لنگر میں پہلے کے مقابلے میں دوگنا کھانا پکتا اور کھلایا جاتا ہے' یہ سن کر سلطان پشیمان ہوا اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

بے نیازی اور استغناء:

جس طرح فقر و فاقہ اور عسرت کی مصیبتوں نے خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے پائے ثبات میں ہلکی سی بھی لغزش پیدا نہیں ہونے دی' اسی طرح دنیاوی مال و متاع کی فراوانی اور خلق خدا کی بے

ختم نبوۃ

آپ نے بیعت وارشاد کی اجازت بھی دے دی تھی کہ وہ خاص شان وشوکت سے مسند ارشاد پر بیٹھتے ہیں اور عوام وخواص اور اہلیان سلطنت ان کی خدمت میں معتقدانہ حاضر ہوتے ہیں۔ آپ اس سے اتنے رنجیدہ اور آزردہ خاطر ہوئے کہ جب وہ خادم خاص آئے تو آپ نے ان سے منہ پھیر لیا اور اپنی عطا کردہ اجازت واپس لے لی' جب تک انہوں نے اپنی اصلاح نہ کرلی' آپ نے ان کی طرف نظر عنایت نہ فرمائی۔

خلق خدا کے لئے غمخواری:

اللہ والے جو صاحب دل ہوتے ہیں'ان کے دل دنیا کے غم سے فارغ لیکن دنیا کے عام انسانوں' مسلمانوں اور اپنے اہل تعلق کے غموں اور فکروں سے نڈھال اور خستہ حال رہتے ہیں۔ سیر الاولیاء میں آپ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ:

''خدا کی مخلوق میرے سامنے کھانا کھاتی ہے اور میں یہ کھانا اپنے حلق میں پاتا ہوں' جیسے وہ کھانا میں کھا رہا ہوں۔''

خواجہ شرف الدینؒ جو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے نواسے تھے'ان سے ایک مجلس میں ایک صوفی نے کہا کہ خواجہ نظام الدین عجب فارغ البال بزرگ ہیں' مجرد ہیں' اہل وعیال اور بال بچوں کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ خواجہ شرف الدینؒ اس مجلس سے اٹھ کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا:

''میاں شرف الدین! جو رنج وغم میرے دل کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے' شاید ہی کسی دوسرے شخص کو اس سے زیادہ ہوتا ہو' جو شخص میرے پاس آتا ہے' اپنا حال مجھ سے بیان کرتا ہے' اس سے دو چند فکرو تردد اور غم والم مجھے ہوتا ہے' بڑا سنگدل ہے وہ شخص جس پر اپنے دینی بھائی کا غم اثر نہ کرے۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی مسلمان کا دل خوش کرنا اور اس کی دلجوئی اور راحت رسانی کے لئے کوشش کرنا بہترین عمل اور تقرب الٰہی کے حصول کا موثر ترین ذریعہ تھا۔ ''سیر الاولیاء'' میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہے:

''مجھے خواب میں ایک کتاب دی گئی جس میں لکھا تھا کہ جہاں تک ہوسکے دلوں کو راحت پہنچاؤ کہ مومن کا دل اسرار ربوبیت کا مقام ہے۔''

☆☆.........☆☆

بقیہ تضاد بیانیاں

صلح ص ۱۴۸' مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

الہام اور مادری زبان:

قول مرزا:...... ''یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو' کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۰۹ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

تردید:......''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی' سنسکرت' عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۵۷' مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

تحریف وانکارِ قرآن:

قول مرزا:...... ''حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے' پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

تردید:......''اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ اول' مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون:745573

آپ نے بیعت وارشاد کی اجازت بھی دے دی تھی کہ وہ خاص شان وشوکت سے مسند ارشاد پر بیٹھتے ہیں اور عوام وخواص اور اہلیان سلطنت ان کی خدمت میں معتقدانہ حاضر ہوتے ہیں۔ آپ اس سے اتنے رنجیدہ اور آزردہ خاطر ہوئے کہ جب وہ خادم خاص آئے تو آپ نے ان سے منہ پھیر لیا اور اپنی عطا کردہ اجازت واپس لے لی' جب تک انہوں نے اپنی اصلاح نہ کر لی' آپ نے ان کی طرف نظر عنایت نہ فرمائی۔

خلق خدا کے لئے غمخواری:

اللہ والے جو صاحب دل ہوتے ہیں' ان کے دل دنیا کے غم سے فارغ لیکن دنیا کے عام انسانوں' مسلمانوں اور اپنے اہل تعلق کے غموں اور فکروں سے نڈھال اور خستہ حال رہتے ہیں۔ سیر الاولیاء میں آپ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ:

''خدا کی مخلوق میرے سامنے کھانا کھاتی ہے اور میں یہ کھانا اپنے حلق میں پاتا ہوں' جیسے وہ کھانا میں کھا رہا ہوں۔''

خواجہ شرف الدینؒ جو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے نواسے تھے' ان سے ایک مجلس میں ایک صوفی نے کہا کہ خواجہ نظام الدین عجب فارغ البال بزرگ ہیں' مجرد ہیں' اہل وعیال اور بال بچوں کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ خواجہ شرف الدینؒ اس مجلس سے اٹھ کر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا:

''میاں شرف الدین! جو رنج وغم میرے دل کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے' شاید ہی کسی دوسرے شخص کو اس سے زیادہ ہوتا ہو' جو شخص میرے پاس آتا ہے' اپنا حال مجھ سے بیان کرتا ہے' اس سے دو چند فکرو تردد اور غم والم مجھے ہوتا ہے' بڑا سنگدل ہے وہ شخص جس پر اپنے دینی بھائی کا غم اثر نہ کرے۔''

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی مسلمان کا دل خوش کرنا اور اس کی دلجوئی اور راحت رسانی کے لئے کوشش کرنا بہترین عمل اور تقرب الٰہی کے حصول کا موثر ترین ذریعہ تھا۔ ''سیر الاولیاء'' میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہے:

''مجھے خواب میں ایک کتاب دی گئی جس میں لکھا تھا کہ جہاں تک ہو سکے دلوں کو راحت پہنچاؤ کہ مومن کا دل اسرار ربوبیت کا مقام ہے۔''

☆☆......☆☆

بقیہ تضاد بیانیاں

صلح ص ۱۴۸' مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

الہام اور مادری زبان:

قول مرزا:...... ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو' کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۰۹ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

تردید:...... ''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی' سنسکرت' عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۵۷' مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

تحریف وانکار قرآن:

قول مرزا:...... ''حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے' پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

تردید:...... ''اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۷ اول' مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 745573

ختم نبوۃ

تعلیم نسواں

''یاد کرو جو پڑھی جاتی ہے
تمہارے گھروں میں اللہ کی باتیں اور
عقلمندی کی بے شک اللہ ہے بھید جاننے
والا خبردار۔''

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! اس وقت بڑا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے۔ مرد تو جگہ جگہ سنتے ہیں مگر عورتوں کو موقع نہیں ملتا۔ ضرورت ہے کہ عورتوں کے اجتماعات کر کے انہیں احکامات بتلائے جائیں۔

میری بہنوں کے دل میں عام طور پر یہ خیال جم گیا ہے کہ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ گھربار کا کام کرلیا' نماز پڑھ لی' بچوں کی پرورش کی' ذمہ داری ختم ہوگئی۔ کمالات حاصل کرنا عورتوں کا کام نہیں۔

بُرا نہ مانیں تو میں کہوں گا کہ یہ کام چوری کی باتیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنے درجات مردوں کے لئے رکھ دیئے گئے ہیں' اتنے ہی درجات عورتوں کے لئے بھی رکھ دیئے گئے ہیں۔ عورتیں بڑی سے بڑی عالمہ' ادیبہ بن سکتی ہیں۔ چند عہدے تو ایسے ہیں جو عورتوں کو نہیں دیئے گئے۔ ان کو نبوت نہیں دی گئی۔ امام داؤد ظاہری قائل ہیں کہ عورت نبی ہوسکتی ہے؟ ان کے نزدیک والدہ عیسیٰ' والدہ موسیٰ' آسیہ نبی تھیں' البتہ عورت صاحب شریعت نہیں بن سکتی کہ وہ امت کو تلقین کرے۔ عورت مربی بنے گی تو ان کے سامنے مرد بھی آئیں گے' تب حجاب نہیں رہے گا' تو یہ بخل نہیں ہے دراصل یہ ان کے مناسب شان نہیں ہے۔ اسی طرح عورت کو قضا کا عہدہ نہیں دیا گیا' قاضی بنایا جاتا تو حجاب توڑنا پڑتا۔ مدعی و مدعا علیہ کو دیکھتی اور ان کی باتیں سنتی' ان کے چہرے مہرے دیکھتی تو حجاب اٹھ جاتا۔

عورتوں میں بڑی بڑی شاعرہ' ادیبہ' محدثہ گزری ہیں' ازواج مطہرات میں عائشہ صدیقہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دین کا آدھا علم عائشہؓ سے حاصل کرو اور آدھا باقی صحابہ کرامؓ سے۔

مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

بڑے بڑے صحابہ کرامؓ ان سے مسائل پوچھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا احسان ہے امت پر کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرکے بہت سے علوم کا دروازہ کھول دیا۔

حدیث میں ہے کہ کسی کے دودھ پیتے تین بچے مرجائیں تو وہ ماں باپ کے لئے شفاعت کریں گے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! اگر دو بچے مرجائیں؟ آپؐ نے فرمایا: اس کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پھر پوچھا کہ اگر ایک مرجائے؟ اس پر آپؐ نے پھر فرمایا کہ اس کا بھی یہی حکم ہے۔ بچے اللہ تعالی سے جھگڑیں گے' ضد کریں گے ماں باپ کے لئے یہ بچے جہنم کا راستہ روکیں گے۔ فرشتے کہیں گے کہ وہ گناہگار ہیں' انہیں کس طرح جنت میں لے جائیں؟ مگر بچے بضد ہوں گے کہ ہم جانے نہیں دیں گے۔ فرشتے حق تعالی کے سامنے معاملہ پیش کریں گے۔ بچے حق تعالی سے کہیں گے کہ اگر انہیں جہنم میں بھیجنا ہے تو ہمیں بھی بھیجدیں۔ حق تعالی فرمائیں گے: اے جھگڑالو بچے! جاؤ لے جاؤ اپنے ماں باپ کو بھی۔

کہا جاتا ہے کہ تین ہٹیں ہیں: بالک ہٹ' تریاہٹ' راج ہٹ۔ ایک مرتبہ اکبر شاہ کے دربار میں بچوں کا ذکر آیا۔ کون سی ضد ایسی ہے جسے پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں؟ اس پر بحث چلی تو ملا دو پیازہ نے کہا: بچوں کی ضد۔ اسے پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اکبر نے کہا: ہم بادشاہ ہیں' ہم پورا کرسکتے ہیں۔ ملا نے کہا: اچھا ہم بچہ بنتے ہیں' میری ضد پوری کیجئے۔ ملا دو پیازہ بچوں کی طرح رونے لگے' کہا گیا: کیوں روتے ہو؟ کہو کیا مانگتے ہو؟ ملا نے کہا: ہاتھی مانگتے ہیں' اکبر نے ہاتھی دیا' اس نے پھر رونا شروع کیا' پوچھا گیا کیوں روتے ہو؟ ملا نے کہا: ہاتھی کو قلیا میں بند کرو' قلیا میں ہاتھی بھرنا ناممکن ہے۔ آخرکار اکبر عاجز آ گیا۔ بہرحال بچوں کی ضد وہاں بھی قائم رہے گی۔

یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا

احسان ہے کہ انہوں نے سوال کرکر کے آسانی کرادی۔ حتی کہ ناقص بچہ بھی پیدا ہوتو وہ بھی شفاعت کرے گا‘ تو حضرت عائشہؓ بھی عورت ہیں مگر آدھا دین ان کا مرہون منت ہے۔

حضرت عائشہؓ تو زوجہ پاک ہیں‘ ان کا رتبہ تو بہت بڑا ہے‘ حضرت جابرؓ کی بیوی کا واقعہ سنئے:

حضرت جابرؓ کا بچہ بیمار تھا‘ علاج ہورہا تھا کہ حضرت جابرؓ کو سفر پیش آیا۔ حضرت جابرؓ نے بیوی سے فرمایا کہ بچہ کا خیال رکھنا‘ وہ جب سفر سے لوٹے تو بچے کا انتقال ہوچکا تھا‘ ماں نے بچہ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور شوہر کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ بیوی نے جواب دیا: الحمدللہ! بعافیت وخیر وہ اچھا ہے‘ کھانا پیش کیا‘ کھانا کھارہے تھے کہ بیوی نے شوہر سے کہا: بتلایئے کہ اگر کوئی کسی کے پاس امانت رکھ دے اور مقررہ وقت پر امانت مانگے تو واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ شوہر نے جواب دیا کہ ضرور واپس کرنا چاہئے‘ بیوی نے کہا: کیا واپس کرکے رنجیدہ ہونا چاہئے؟ فرمایا ہرگز نہیں‘ بلکہ شکر ادا کرنا چاہئے۔ بیوی نے کہا: بچہ اللہ کی امانت تھا‘ اللہ کا قاصد آیا اور اسے لے گیا تو ہمیں اس پر خوش ہونا چاہئے کہ رنجیدہ؟ حضرت جابرؓ نے بیوی کے ہاتھ چومے اور فرمایا: تو نے غم ہلکا کردیا۔

تو علم‘ عقل اور سلیقہ نہ ہوتو شوہر کا دل بھی خوش نہیں کرسکتی۔ اس سلیقہ مند بیوی نے خوشی پیدا کردی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغمبری ملنے سے پہلے ہوا۔ غار حرا میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ گھبرا گئے‘ گھر میں لوٹ کر حضرت خدیجہؓ سے فرمایا:

”زملونی‘ زملونی“

اس کے بعد ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں‘ آپؐ سے احوال پوچھے‘ آپؐ نے واقعہ بیان فرمایا تو اس نے کہا: یہ وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے‘ جس وقت آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی کاش! میں اس وقت جوان رہوں‘ کاش میں زندہ رہوں‘ اگر میں اس وقت زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا‘ آپؐ نے پوچھا کہ کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا: ہاں‘ نبیوں کے ساتھ ایسا معاملہ پیش آتا ہے۔ تو ایک عورت نے نبی کی دلداری کی‘ یہ تو ہیں طبقہ اولیٰ کی عورتیں‘ بعد کے دور میں بھی بڑی بڑی باکمال عورتیں امت میں گزریں۔ حضرت امام ابوجعفرؒ کی بیٹی حدیث لکھتی تھیں۔

صاحب بدائع الصنائع کے زمانہ میں ایک عالم کی بیٹی تھی‘ جو حسن وجمال میں بھی مشہور تھی اور علم وکمال میں بھی‘ نکاح کے لئے پیغامات بہت آئے‘ بیٹی نے یہ شرط کی کہ میں اس سے نکاح کروں گی جو علم وکمال میں مجھ سے مقابلہ کرکے غالب آئے گا‘ چنانچہ بہت آئے مگر ناقص نکلے‘ صاحبزادی نے باپ سے کہا: آپ اعلان کردیں کہ علماء کرام فقہ میں کتاب لکھیں‘ جس کی کتاب مجھے پسند ہوگی میں اس سے نکاح کروں گی۔

علماء نے کتابیں لکھیں‘ ان میں سے ”بدائع الصنائع“ کو انہوں نے پسند کیا‘ اس کے مصنف تھے مفلس وقلاش‘ لڑکی نکاح کرنے پر راضی ہوگئی‘ نکاح ہوگیا‘ خسر نے بیٹی کو داماد کے سپرد کیا تو انہوں نے کہا کہ میں مسجد کے حجرے میں رہتا ہوں‘ میں انہیں کہاں لے جاؤں گا؟ بعد میں اللہ تعالیٰ نے دونوں کو کشائش دی اور اس قدر شہرت علم وفتاویٰ میں ہوئی کہ جس فتویٰ پر میاں بیوی دونوں کے دستخط ہوں وہی فتویٰ معتبر شمار کیا جاتا۔

ہماری نانی صاحبہ مرحومہ حدیث پڑھتی ہوتی تھیں۔ شادی کی تقریب ہوتو وہ مشکوٰۃ شریف لے کے جاتیں‘ نکاح کے بعد مشکوٰۃ کھول کر جو حدیث نکلتی اس پر وعظ کرتیں‘ اس سے ہزاروں عورتوں کی اصلاح ہوئی‘ مطلب یہ ہے کہ عورت باکمال فاضل بننا چاہے تو بن سکتی ہے۔

عورت دین کی طرف بڑھی تو اونچا مقام حاصل کیا‘ دنیا کی طرف بڑھی تو اونچا مقام حاصل کیا‘ بہت سی عورتوں نے ایم اے کیا‘ بہت سی عورتیں حکمران بنیں‘ عورتیں اگر علم وعمل میں کمال حاصل کرنا چاہیں تو کرسکتی ہیں۔ بارہ گھنٹہ میں ایک دو گھنٹہ قرآن پڑھنے سے یا حدیث پڑھنے سے کیا عورت حافظہ یا محدثہ نہیں بن سکتی؟ کم سے کم ضروریات دین کا علم تو حاصل کرنا چاہئے‘ کم سے کم خاوند کا حق‘ اولاد کا حق‘ گھر کے دوسرے افراد کا حق تو پہچانیں‘ اسلام نام ہے حقوق کی ادائیگی کا‘ روزانہ ایک مسئلہ یاد کرنے سے بھی سال بھر میں بہت سے مسائل یاد ہوجائیں گے۔

نماز پڑھنے میں کون سی دشواری ہے؟ خاوند کی خدمت کرنا ہی بڑا کام نہیں؟ اسی طرح سال بھر میں ایک مہینے کے روزے رکھنے میں کیا دشواری ہے؟ آخرت کی زندگی کو غنیمت سمجھیں جو لامحدود ہے‘ ہزاروں‘ لاکھوں اس دار فانی سے گزر گئے‘ کل کو ہمارے لئے بھی وقت آنے والا ہے‘ ہم بھی گزر جائیں گے۔

عورتوں کو چاہئے کہ نماز کی پابندی کے بعد قرآن شریف کی روزانہ تلاوت کریں' ایک بڑی بی تھیں جو وضو کر کے قرآن پر ہاتھ پھیر پھیر کر کہا کرتی تھیں کہ یہ بھی اللہ نے سچ کہا' یہ بھی اللہ نے سچ کہا' اسی طرح روزانہ وہ قرآن کھول کر عظمت کے ساتھ ہاتھ پھیر پھیر کر کہا کرتی تھیں۔

بچوں کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے' ماں علم سے خالی ہوگی تو بچے بھی علم سے عاری ہوں گی۔

میرے والد بزرگوار نے کہا کہ بسم اللہ کر کے گھر کا دروازہ کھولو' اللہ تعالیٰ کی حفاظت شامل ہوگی' ہم نے پانی پیا' برتن ڈھکنا بھول گئے۔ والد صاحبؒ نے فرمایا: رات کو بہت سی بیماریاں آسمان سے اترتی ہیں' تو جو برتن کھلا رہتا ہے' اس میں بیماری اترتی ہے۔

مختلف دعائیں مختلف اوقات کی جو حدیث میں ہیں' ان پر پابندی کی جائے' اگر بچوں کو دعائیں سکھادی جائیں تو اسی سے اسلامی زندگی بنے گی۔

جو کام کریں نیک نیتی سے کریں تاکہ ہر کام اجر کا ذریعہ بنے' کھانا پکانے میں' کپڑے سینے میں خاوند کی اطاعت کی نیت کریں' ہر کام نیت سے کرو تو پوری زندگی عبادت اور اطاعت خداوندی بن جائے گی۔

اپنے بچوں کو شروع ہی سے خدمت گزاری اور عبادت خداوندی پر آمادہ کریں' اسی طرح سے قوموں کی عزت اور سربلندی ہوتی ہے۔ محض عیش اڑانے یا گھر میں بیکار بیٹھنے سے انہیں بچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ دین پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

ختم نبوت

اسلام کو دبانے کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام ہر حال میں دنیا میں غالب ہو کر رہے گا

یورپ میں مساجد اور مدارس کا پھیلتا ہوا جال اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا اشارہ ہے

پوری دنیا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر جمع کر کے دہشت گردی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے

علمائے کرام کا کاروانِ ختم نبوت کے تحت اجتماعات سے خطاب

لندن (نمائندہ خصوصی) اسلام کو دبانے کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام ہر حال میں دنیا میں غالب ہو کر رہے گا۔ یورپ میں مساجد اور مدارس کا پھیلتا ہوا جال اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا اشارہ ہے۔ قادیانی ایک سازش کے تحت یورپی ممالک کو مسلمانوں سے بدظن کر رہے ہیں۔ پوری دنیا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپؐ کی ذات پر جمع کر کے ہی دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کو بنیاد پرستی کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خاتمے کا مشورہ دینے والے پہلے خود اپنے مذاہب سے شدت پسندی اور بنیاد پرستی کا خاتمہ کریں۔ جب تک دیگر مذاہب کے پیشوا اور پیروکار اسلام اور مسلمانوں کے حق میں نرم رویہ اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک دنیا میں قیام امن ناممکن ہے۔ مسلمانوں کو روئے زمین سے ختم کرنے کا خواب دیکھنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور احمد الحسینی' قاضی احسان احمد' مفتی محمد اسلم' حافظ محمد تمکین' حافظ اکرام' مولانا عبدالرؤف ربانی اور دیگر نے کاروان ختم نبوت کے تحت لندن اور کراؤلے میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کو کھلے عام جاہل اور وحشی کہا جا رہا ہے جبکہ پوری دنیا میں ہزاروں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے انسانی حقوق کے چیمپئن بنے بیٹھے ہیں۔ توہین رسالت کے جرم میں ایک قادیانی کو سزائے موت ہو جائے تو پوری دنیا میں زلزلہ آجاتا ہے اور پورا یورپ اس کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے لیکن دنیا میں آئے دن ہونے والے مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف مجرمانہ خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے۔ اس کی اصل وجہ یورپی نژاد قادیانیوں کا یورپی ممالک میں اثر و رسوخ ہے' جس کی وجہ سے وہ یورپ میں دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے لئے پریشانی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

ختم نبوۃ

شفقت وحمیت کا مجموعہ

میں نے حضرت مفتی نظام الدین شامزی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دور سے کئی مرتبہ زیارت کی تھی' لیکن شہادت سے چند دن پہلے کی دو مرتبہ کی زیارت و ملاقات میں کبھی نہیں بھلاسکتا۔ جب میری بحیثیت مدرس ایک مدرسہ میں تقرری ہوئی تو ساتھیوں نے اصرار کیا کہ دعوت ہونی چاہئے' دعوت کا انتظام کیا' جمعرات کا دن تھا' مغرب کے بعد دعوت کا پروگرام تھا' پندرہ ساتھیوں کے کھانے کا انتظام کیا گیا لیکن نماز مغرب کے بعد میرے بڑے بھائی جمال عبدالناصر شاہد نے آ کر اطلاع دی کہ بھائی معاملہ مشکل ہوگیا ہے کیونکہ حضرت مفتی نظام الدین شامزی تشریف لائے ہیں اور ساتھی بھی زیادہ ہوگئے ہیں' کھانا تو اتنا تیار نہیں ہے۔ میں نے ہنس کر جواب دیا کہ کوئی پریشان ہونے کی بات نہیں' آج بزرگوں کی کرامت بھی دیکھ لیتے ہیں' انشاء اللہ یہ موجودہ کھانا سب کو پورا ہوجائے گا۔ چنانچہ دسترخوان بچھادیا گیا' حضرت مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ اور حضرت مفتی محمد جمیل خان صاحب دامت برکاتہم بھی کھانے میں شریک تھے اور انتظام سے زیادہ ساتھی تھے لیکن کھانا سب کو پورا ہوگیا بلکہ بچ بھی گیا۔

حضرت مفتی شہیدؒ سے میری دوسری ملاقات اس حالت میں ہوئی کہ مجھے سخت ملیریا تھا اور کیفیت کچھ ایسی تھی کہ بیمار ہونے کی وجہ سے جسم میں کمزوری بھی تھی بلکہ نماز بھی کھڑے ہوکر ادا نہیں کرسکتا تھا' اس موقع پر بھی بھائی جمال عبدالناصر شاہد نے آ کر اطلاع دی کہ حضرت مفتی نظام الدین شامزی تشریف لائے ہیں' فرط محبت میں کسی نہ کسی طرح اٹھ کر ان کی خدمت میں آیا' عشاء کی نماز کا وقت تھا' جماعت کھڑی تھی' نماز کی ادائیگی کے بعد میں نے حضرت مفتی شہیدؒ سے مصافحہ کیا تو انہوں نے انتہائی شفقت سے میرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر دبایا جس سے مجھے پورے بدن میں سکون محسوس ہوا۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ یہ حضرت مفتی شہیدؒ سے آخری ملاقات وزیارت ومصافحہ ہے۔

حضرت مفتی شہیدؒ کو دنیا سے بے رغبتی تھی' حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے مدرسہ میں حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت پر تعزیتی

مولانا محمود حسن فریدی

بیان میں یہ واقعہ سنایا کہ جب حضرت مفتی شہیدؒ فراغت کے بعد جامعہ فاروقیہ کراچی میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے تو اس وقت کویت سے ان کو آفر آئی کہ آپ کویت آجائیں' آپ کو تمام سہولیات کے علاوہ ڈھائی لاکھ پاکستانی روپے ماہانہ تنخواہ دیں گے۔ حالانکہ ان دنوں میں حضرت مفتی شہیدؒ کی تنخواہ محض سترہ سو روپے تھی لیکن حضرت مفتی شہیدؒ نے انکار کردیا' کویت والوں نے اصرار جاری رکھا اور تنخواہ بڑھا کر ڈھائی سے پانچ لاکھ کرنے کی پیشکش کی لیکن حضرت مفتی شہیدؒ نے فرمایا کہ میں ان غریب مدرسوں میں پڑھا ہوں' غریب لوگوں کے چندوں سے پڑھا ہوں اور اب میں ان غریب لوگوں کی اولاد کو پڑھاؤں گا اور واقعی حضرت مفتی شہیدؒ تادم شہادت اپنے قول پر ثابت قدم رہے اور شہادت کے وقت بھی انہی عوام کے بچوں کی علمی پیاس بجھانے کے لئے گھر سے نکلے تھے لیکن خدا تعالیٰ کی بدترین مخلوق کچھ درندہ صفت قاتلوں نے ان کو جامعہ بنوری ٹاؤن کی حدود میں داخل ہونے سے قبل ہی شہید کردیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہاں پر میں ارباب اقتدار سے سوال کرتا ہوں کہ حضرت مفتی شہیدؒ نے کیا کویت والوں کو جواب دے کر اپنے آپ کو محب وطن ثابت نہیں کیا؟ کیا حضرت مفتی شہیدؒ نے غریب عوام سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا؟ کیا حضرت مفتی شہیدؒ پاکستان کے شہری نہیں تھے؟ ارباب اقتدار کا ضمیر تو یہ جواب دے گا کہ حضرت مفتی شہیدؒ پاکستانی تھے' محب وطن تھے' عوام سے کیا ہوا وعدہ پورا کرگئے لیکن ارباب اقتدار طاغوتی طاقتوں کے ہاتھوں مجبور ہوکر ان کی زبان بولیں گے اور طاغوتی طاقتوں کے بدمعاشوں کو تو تحفظ کریں گے لیکن حضرت مفتی شہیدؒ کے قاتلوں کو نہ گرفتار کریں گے اور نہ ہی انہوں نے کرنا ہے' اس بات کا ثبوت حضرت لدھیانوی شہیدؒ' حضرت ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ' حضرت مفتی عبدالسمیع شہیدؒ اور ان کے ڈرائیوروں اور جامعہ فاروقیہ کے پانچ اساتذہ کرام کی شہادت سے واضح نظر آرہا ہے کہ ارباب اقتدار زبان سے تو خوش کرسکتے ہیں لیکن اپنے افعال سے خوش نہیں کرسکتے۔ لیکن یہ ارباب اقتدار اور ان کے آقاؤں کی خوش فہمی ہے کہ وہ اسلام اور اسلام کے نام لیواؤں کو ختم کردیں گے۔ اسلام اور اسلام والوں میں بقا ہے اور کفر میں فنا ہے۔ اسلام اور اہل اسلام باقی تھے' باقی ہیں اور باقی رہیں گے' حضرت مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کا مشن جاری وساری رہے گا۔

☆☆......☆☆

ختم نبوۃ

مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں

درج ذیل مضمون میں ''قول مرزا'' کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کا قول درج کرکے ''تردید'' کے تحت اس کا نیا قول درج کیا گیا ہے جو اس کی کھلی ہوئی تضاد بیانی کو ظاہر کرتا ہے۔

مولانا محمد قاسم رحمانی

پیش گوئی اور اس کی تردید:

قول مرزا:...... ''تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا (یہ ایک پیشگوئی کے طور پر لکھا ہے) ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۸۴ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

تردید:...... ''واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت اجماع کو پیش گوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔'' (ازالہ اوہام حصہ اول ص:۲۰۳)

نبی کو چور سے تشبیہ دینا:

قول مرزا:...... ''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے' پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آئی ہیں کہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوئے ہیں۔ جاہلوں کے مقابلہ پر صبر کرنا بہتر ہے' کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔'' (چشمہ معرفت حصہ دوم ص:۳۰/۱۹۰۸ء)

تردید:...... ''یہودیوں' عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے' ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔'' (نزول المسیح ص:۳۵ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

مسیح کا نزولِ آسمانی:

قول مرزا:...... ''بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے' لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔'' (حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

تردید:...... ''صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص:۲۲۷' ۱۵' ۸۱ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

تعلیمی معیار:

قول مرزا:...... ''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا' جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں۔'' (کتاب البریہ ص ۱۴۹ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

تردید:...... ''میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن شریف یا حدیث شریف یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔'' (ایام

باقی صفحہ 17 پر

اخبار عالم پر ایک نظر

اگر قانون حضور ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت نہیں کرے گا تو مسلمان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے اس کا تحفظ کریں گے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا پریس کانفرنس سے خطاب

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے خلاف کسی قسم کی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر حکومت نے اپنی نام نہاد اکثریت کے بل بوتے پر توہین رسالت کے قانون یا حدود آرڈیننس میں کوئی ترمیم کی یا انہیں غیر موثر بنانے کی کوشش کی تو اسے زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اکرم طوفانی' مرکزی صدر المبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مجلس علمائے اہل سنت کے مرکزی صدر مولانا شفیق الرحمن درخواستی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان علمائے کرام نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا کا قانون پارلیمنٹ کا منظور کردہ ہے' جسے وفاقی شرعی عدالت' شریعت اپلیٹ بینچ اور سپریم کورٹ اپنے فیصلوں میں تحفظ فراہم کرچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عسکری حکمران افغانستان' عراق' وانا کے بعد دینی تنظیموں' مدارس عربیہ اور اسلامی قوانین کو ختم کرکے ملک کی اساس و بنیاد کو ڈھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ حکمران طے شدہ مسائل کو چھیڑ کر پنڈورا بکس نہ کھولیں۔ ان رہنماؤں نے اپنے بلوچستان کے تبلیغی دورہ کو ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے تناظر میں پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ کوئٹہ' لورالائی' ژوب' مستونگ' مچھ میں عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت وختم نبوت کانفرنسیں اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔ انہوں نے اگست میں سرحد اور آزاد کشمیر اور یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک پنجاب کے دس بڑے بڑے شہروں میں کانفرنسیں اور اجتماعات منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ ان رہنماؤں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ اپنے امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ملک کے امن وامان کو تہہ وبالا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ نیز انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب کو جیل میں ایک نوجوان نے قتل کیا اور باغ جناح لاہور کے جمعدار سموئیل مسیح کو فرہاد علی پولیس کانسٹیبل نے قتل کرکے حکمرانوں کو پیغام دیا ہے کہ اگر قانون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت نہیں کرے گا تو مسلمان اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے آقائے نامدار کی عزت وآبرو کا تحفظ کریں گے۔ پریس کانفرنس میں مقامی قائدین مولانا عبدالواحد' قاری عبداللہ منیر' مولانا عبدالعزیز جتوئی' قاری انوارالحق حقانی' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی خلیل الرحمن نے بھی شرکت کی۔

عقیدۂ ختم نبوت نے گزشتہ چودہ سو سال سے مسلمانوں کو متحد کررکھا ہے: علمائے کرام

رادھرم' برطانیہ (نمائندہ خصوصی) مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کے باوجود اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوششیں ناکام ثابت ہورہی ہیں۔ اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات نے ناقدین کے منہ بند کردیئے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت نے گزشتہ چودہ سو سال سے مسلمانوں کو متحد رکھا ہے۔ اس عقیدہ کی مخالفت کرکے قادیانی جماعت مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کررہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ مولانا عزیز احمد' قاضی احسان احمد اور دیگر نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو امام مہدی اور مسیح موعود کی اصطلاحات کے غلط استعمال کے ذریعہ مزید بے وقوف نہیں بنایا جاسکتا۔ قادیانی ان اصطلاحات کے غلط استعمال کی وجہ سے مزید بدنام ہورہے ہیں اور قادیانیوں کی نئی نسل مرزا غلام احمد قادیانی کے مضحکہ خیز دعوؤں کی وجہ سے قادیانیت سے برگشتہ ہوکر تیزی سے اسلام کی طرف مائل ہورہی ہے۔ مختلف ممالک میں قادیانی جماعت کے وجود کا تیزی سے سکڑنا اس کی بین دلیل ہے۔ قادیانیوں کے اہم رہنماؤں نے حالیہ پانچ

سالوں میں جس تیزی سے اسلام قبول کیا ہے وہ قادیانیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

کوئی خفیہ ہاتھ دینی حلقوں کو فوج کے ساتھ محاذ آرائی کی کیفیت میں لا کر الجزائر اور ترکی کی طرح پاکستان کی دینی قوتوں کو طاقت کے بل پر کچل دینے کے لئے سرگرم عمل ہے: ختم نبوت کانفرنس سے مقررین کا خطاب

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت اور دینی حلقوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کوئی خفیہ ہاتھ پاکستان میں فوج اور دینی حلقوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر کے ترکی اور الجزائر جیسے حالات پیدا کر کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے دونوں طرف کے محب وطن اور اسلام دوست عناصر کو سنجیدگی کے ساتھ اس صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی روک تھام کے لئے موثر کردار ادا کرنا چاہئے۔ دستور کی اسلامی دفعات حدود آرڈی ننس' توہین رسالتؐ کے قوانین کو غیر موثر بنانے کی مزاحمت کی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی' مولانا قاری انوار الحق حقانی' مولانا عبدالواحد' مولانا قاری محمد حنیف' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' مولانا قاری عبداللہ منیر' مولانا محمد اسلم حقانی' مولانا غلام غوث آربانوی اور مولانا عبدالعزیز جتوئی نے گزشتہ دنوں جامع مسجد طوبیٰ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

علمائے کرام نے کہا کہ بین الاقوامی دباؤ اور این جی اوز کی سرگرمیوں کے باعث پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ دستور کی اسلامی دفعات کو غیر موثر بنانے' قادیانیت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے بارے میں دستوری فیصلوں کو ختم کرانے اور ملک میں فحاشی اور بے حیائی کے فروغ کے لئے ایک منظم پروگرام کے تحت کام جاری ہے اور ہر سطح پر منصوبہ بندی کے ساتھ پیش رفت ہو رہی ہے جبکہ دوسری طرف کوئی خفیہ ہاتھ ملک کے دینی حلقوں کو فوج کے ساتھ محاذ آرائی کی کیفیت میں لا کر الجزائر اور ترکی کی طرح پاکستان کی دینی قوتوں کو طاقت کے بل پر کچل دینے کے لئے سرگرم عمل ہے' اس لئے ملک کی دینی قیادت اس وقت شدید آزمائش سے دوچار ہے۔ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت فرقہ واریت کو ہوا دی جا رہی ہے تاکہ مسلمان باہم دست و گریبان ہوں اور لادین قوتوں کو اپنے مقاصد میں کامیابی ہو' اس وقت اتحاد بین المسلمین کی ضرورت ہے' تمام مسلمان عالم کفر کے مقابلے میں متحد رہیں' ہمارے لئے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ پاکستان کے اسلامی تشخص سے دست بردار ہو جائیں اور نفاذ اسلام کے لئے نصف صدی کی دستوری جدوجہد کے نتائج سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اسی طرح ہم اس بات کے بھی متحمل نہیں کہ فوج کے ساتھ دینی حلقوں کی محاذ آرائی کی صورتحال پیدا کر کے ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیں' ہم اس وقت پل صراط پر چل رہے ہیں اور ہماری چھوٹی سی غلطی بھی ملک و قوم کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی قیادت کو مل بیٹھ کر اس صورتحال کا حل تلاش کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت حکومت کے سائے میں عافیت کی جگہ تلاش کرنا دینی روایات اور ملی مقاصد کے ساتھ بے وفائی ہوگی اور اس طرح محاذ آرائی کی فضا پیدا کر کے فوج اور دینی حلقوں کے درمیان کشیدگی میں اضافہ بھی قومی مفادات کے منافی ہوگا' ہمیں اس کے درمیان متوازن راہ تلاش کرنا ہوگی اور ملک بھر کے دینی کارکنوں اور دیندار عوام کو مایوسی اور بے دلی کی فضا سے نکالنے کے لئے عملی جدوجہد کرنا ہوگی۔

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں ملک کے دینی حلقوں کے درمیان مفاہمت کو فروغ دینے کے لئے کام کرنا چاہئے اور ہر ایسی بات سے گریز کرنا چاہئے جو دینی جماعتوں' حلقوں اور مراکز کے درمیان بغض پیدا کرتی ہو۔ انہوں نے علمائے کرام سے کہا کہ وہ تین باتوں کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں: ایک یہ کہ مثبت انداز میں عوام تک قرآن و سنت کی تعلیمات کو پہنچائیں اور اپنے خطبات جمعہ' درس اور بیانات میں عام مسلمانوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی احکام و قوانین سے واقف کرانے کی کوشش کریں۔ دوسری بات یہ کہ نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں اور دینی مدارس اور اسکول ہر سطح پر قائم کر کے نئی نسل کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ضروری عصری تعلیم سے بھی آراستہ کرنے کا اہتمام کریں اور تیسری بات یہ کہ رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں کی طرف توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشرہ کے نادار لوگوں کی خدمت اور رفاہ عامہ کی جدوجہد ہمارے دینی فرائض میں سے ہے' جس کی بجا آوری ہم نے بالکل چھوڑ دی ہے اور اسی خلا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے ملک میں ہزاروں این جی اوز متحرک ہوگئی ہیں جو تعلیم' صحت اور خدمت عامہ کے دیگر کاموں کی آڑ میں اپنے نظریات اور ثقافت کو

فروغ دے رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم قومی زندگی کے اتنے بڑے شعبے کو این جی اوز اور مسیحی مشنریوں کے حوالہ نہ کریں بلکہ خود آگے بڑھ کر رفاہ عامہ کے کاموں میں دلچسپی لیں اور ہر علاقہ میں اسلامی این جی اوز قائم کر کے تعلیم، صحت اور دیگر شعبوں میں عوام کی خدمت کا اہتمام کریں، انہوں نے کہا کہ دینی مدارس بھی این جی اوز کی حیثیت رکھتے ہیں جو تعلیم کے میدان میں شاندار خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ لاکھوں نادار افراد کو خوراک اور رہائش کی سہولتیں بھی فراہم کر رہے ہیں، لیکن اس کام کو دوسرے شعبوں میں بھی پھیلانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ غیر ملکی سرمایہ سے کام کرنے والی این جی اوز کے غلط کاموں کا راستہ بھی روک سکیں۔ ایک قرارداد میں کشمیر، فلسطین، عراق، چیچنیا، مورو اور دیگر مسلم خطوں کے مجاہدین کی جدوجہد کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں دہشت گرد قرار دینے کی روش کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ امریکا اور اس کے حواری محض اپنے یکطرفہ مفادات کی خاطر مجاہدین آزادی کو دہشت گرد قرار دے کر قوموں کی آزادی کی مسلمہ روایات کی نفی کر رہے ہیں اور اگر اس حوالے سے امریکی موقف کو تسلیم کرلیا جائے تو خود امریکا کی جنگ آزادی بھی دہشت گردی قرار پا کر بلا جواز ہوجاتی ہے۔ اس موقع پر ایک قرارداد میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ امریکی کانگریس کا کردار ادا کرنے کی بجائے اپنا ذاتی کردار بحال کرے اور مسلم دنیا کے خلاف معاندانہ اور جانبدارانہ طرز عمل پر نظر ثانی کرے، نیز فلسطین اور کشمیر کے بارے میں اپنی قراردادوں پر سنجیدگی سے عمل کرائے۔ قرارداد میں متفقہ دستوری دفعات امتناع قادیانیت آرڈیننس، توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس کو ختم کرانے یا غیر موثر بنانے کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ مسلمان اس ناپاک جسارت کی اجازت نہیں دیں گے۔ قرارداد میں الزام عائد کیا گیا کہ نصاب تعلیم کی تبدیلی کے ذمہ دار قادیانی ہیں جن کے پیچھے یہودی لابی موجود ہے۔ قرارداد میں ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کی دہشت گردوں کے ہاتھوں شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے۔ بزرگ نیز عالم دین اور تبلیغی جماعت کے رہنما مفتی زین العابدینؒ کی وفات پر بھی گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ان کی ملی و قومی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا قادیانی کو کھڑا کرنا انسانیت کے ساتھ بدترین مذاق ہے: علمائے کرام

گلاسگو، برطانیہ (نمائندہ خصوصی) اسلامی تعلیمات معاشرے میں امن کے نفاذ کو یقینی بناتی ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے افعال و کردار کے ذریعہ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے کوششیں کرنی چاہئیں۔ قادیانیت، اسلام کی بنیادوں کو ڈھانے کی سازش کر رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کرنا انسانیت کے ساتھ بدترین مذاق ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی محمد اسلم، قاضی احسان احمد، مولانا اکرام الحق ربانی، مولانا عبدالرؤف ربانی اور دیگر نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قادیانیت اور اسلام کا بنیادی اختلاف اس بات پر ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو "محمد رسول اللہ" قرار دیتے ہیں، جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان ہیں جن کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ قادیانیوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول ماننا اسلام کے بنیادی عقائد سے غداری ہے۔ یورپ میں قادیانیت کو اسلام باور کرانے کی کوششیں ناکام ثابت ہوں گی۔

قادیانیت عالم اسلام کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتی ہے: علمائے کرام

لندن (نمائندہ خصوصی) عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ انسانیت کو آپؐ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی سمجھنا منصب نبوت کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے امت محمدیہؐ کو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد سلیم دھورات، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، قاضی احسان احمد، حافظ محمد نگین، مفتی محمد اسلم، قاری محمد ہاشم اور دیگر نے لندن اور لیسٹر میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان قادیانیت کو مسترد کر چکے

ہیں۔ سامراجی قوتوں کے بھروسہ پر چلنے والی قادیانی تحریک جلد ہی اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قادیانیوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

دہشت گردی سے اسلام کا تعلق جوڑ کر مغرب اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے: علمائے کرام

لندن (نمائندہ خصوصی) دہشت گردی سے اسلام کا تعلق جوڑ کر مغرب اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے حالانکہ اسلام دین رحمت ہے۔ دنیائے کفر کو اسلام کے علاوہ کہیں سکون نہیں مل سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دیں۔ اسلام جیسے حق مذہب رکھنے والے کس طرح باطل مذہب کو قبول کر سکتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو قادیانیوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی، قاضی احسان احمد، مفتی محمد اسلم، حافظ محمد تمکین، حافظ اکرام، مولانا عبدالرؤف ربانی اور دیگر نے کاروان ختم نبوت کے تحت لندن اور کراؤلے میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مغرب اسلام کو اپنے مفادات کیلئے استعمال کرتا ہے۔ مسلمانوں کو مغرب کے اس طرز عمل کو محسوس کرکے اسلام کے تحفظ اور سربلندی کیلئے کام کرنا چاہئے۔ اس وقت اسلام کو تر نوالہ سمجھ کر پوری دنیائے کفر ہڑپ کرنے کی کوشش میں ہے اور دینی مدارس، مساجد، مکاتب قرآن، مسلم اسکول میں مسلمانوں کی نئی نسل کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو ان کے تحفظ اور بقا کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے۔

قادیانی اپنے باطل عقائد کو ترک کرکے آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مان لیں اور امت مسلمہ کا حصہ بن جائیں: علمائے کرام

لندن (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا اکرام الحق ربانی، قاضی احسان احمد، مولانا عبدالرؤف ربانی، مفتی محمد اسلم، قاری محمد ہاشم اور دیگر نے کاروان ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والے مختلف جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یورپی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اعتدال اور وسیع النظری کو اپنائیں اور انہیں کچلنے کی پالیسی ترک کر دیں۔ یورپ میں اسلام کی اصل تصویر کو مسخ کرکے پیش کیا جارہا ہے۔ یورپ کے علمائے کرام نوجوان نسل کو اسلام کے بارے میں صحیح معلومات مہیا کریں۔ اسلام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کا شکار ہو کر مغربی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے یورپ کے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ مغربی ممالک کو براہ راست عالم اسلام کے مقتدر علمائے کرام کے موقف سے آگاہی حاصل کرنی چاہئے اور اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ یورپ کے مسلمان دنیا میں قیام امن کے خواہاں ہیں۔ مسلم ممالک کے بارے میں مذہبی عدم رواداری کا تاثر غلط ہے۔ مسلمان ممالک میں دیگر اقوام اور مذاہب کو اپنی مرضی سے جینے کا حق دیا جاتا ہے جو مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ قادیانی سمیت تمام مذاہب کے پیروکار مسلم ممالک میں پرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ آج ہم قادیانیوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے باطل عقائد کو ترک کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان لیں اور امت مسلمہ کا حصہ بن جائیں۔

غلام حسین ملک کا سانحہ ارتحال

ملتان (رپورٹ: محمد اسماعیل شجاع آبادی) میرے عزیز غلام حسین ملک ۵/ جولائی کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے، لیکن صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور موحد انسان تھے۔ شرک وبدعات سے تنفر انہیں اپنے والد مرحوم سے وراثت میں ملا تھا۔ پچھلے دنوں ان کی ایک پوتی کا انتقال ہوا تو بندہ تعزیت کے لئے گیا، کمزور نظر آرہے تھے، غالباً شوگر کے مریض تھے، آم، کنوں، مالٹا وغیرہ کے باغات ٹھیکے پر لے کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتے تھے، ان کے انتقال سے یقیناً ان کی بیوہ، بچوں، بچیوں کو ہی صدمہ نہیں پہنچا بلکہ ان کی رحلت ان کے برادران خادم حسین ملک، ماسٹر منظور احمد، حاجی ماسٹر اقبال احمد اور ہمشیرگان کے لئے صدمہ کا باعث ہے۔ بندہ کوئٹہ کے دس روزہ تبلیغی دورے پر تھا کہ موبائل پر عزیزی قاری ابوبکر صدیق سلمہٗ نے مرحوم کے سانحہ ارتحال کی اطلاع دی۔ تمام قارئین سے استدعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

دل کو خدا کے واسطے پھر دل بنائیے

مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی

احمد مزے میں آپ ذرا گنگنائیے
اب دل میں اپنے شمع محبت جلائیے
دل پہ خدا کے نام کی ضربیں لگائیے
اللہ سے کچھ ایسا تعلق بڑھائیے
ان کے سوا کسی سے نہ اب دل لگائیے
اس درجہ آپ مشق تصور بڑھائیے
آنکھوں کی راہ پہلے انہیں دل میں لائیے
ہر ماسوا کو آگ خوشی سے لگائیے
کچھ کام کرکے پہلے تو ان کو دکھائیے
تیروں پہ تیر سینہ پہ کھاتے ہی جائیے
دل کو خدا کے واسطے پھر دل بنائیے
سنتے ہیں؟ ان کی مرضی پہ سب کچھ لٹائیے
رحمت کا ابر بن کے جہاں بھر میں چھائیے
خُلقِ نبیؐ کا اب تو نمونہ دکھائیے
دنیا کو یہ کمال اب اپنا دکھائیے
غفلت کی نیند میں نہ کسی کو سلائیے
یہ کمال زندوں کو مردہ بنائیے
دنیا کو پھر کتاب محبت پڑھائیے
پڑھ کر حدیث پاک جہاں کو سنائیے
جام طہور پی جئے سب کو پلائیے
دوزخ بنی ہوئی ہے جو دنیا یہ آج کل
دنیا تڑپ رہی ہے جو آلام و درد سے
گمراہ ہورہے ہیں جو تاریک رات میں
اشعار ہی میں عشق کا دریا بہائیے
تاروں کی طرح رات کو پھر جگمگائیے
اور اپنے دل سے نقش دوئی کا مٹائیے
سنتے ہی نامِ پاک کو بس جھوم جائیے
للہ آپ بات مری مان جائیے
موجود ان کو پاس ہی ہر وقت پائیے
مقصود دیکھنا ہو تو گردن جھکائیے
کانٹے بچھے ہیں راہ میں ان کو ہٹائیے
بیکار شور آپ نہ اتنا مچائیے
اُف بھی زباں پہ مگر اپنے نہ لائیے
یعنی خدا کی یاد سے اس کو بسائیے
اسلام لاچکے ہیں اب ایمان لائیے
عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے
اغیار کو بھی اپنے گلے سے لگائیے
جو مر چکے ہیں ان کو دوبارہ جلائیے
جو محو خواب ناز ہیں ان کو جگائیے
بے شک کمال یہ ہے کہ مردے جلائیے
پروانہ بن کر شمع کی خود کو جلائیے
یعنی رسول پاک کی محفل سجائیے
پیارے نبی کے دین پہ سب کو چلائیے
آپ اس کو اپنے فیض سے جنت بنائیے
جام شفا ضرور اسے اب پلائیے
مشعل جلا کے راہ ہدایت دکھائیے

خیر الامم ہیں آپ ہی فرمائیے جناب
تبلیغ آپ کرتے نہیں کیوں بتائیے

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسولِ آخرینؐ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے ـــ بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

اِنشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے